सत्यमेव जयते नानृतम्

ओ३म्

دینے کی پرتگیا کی ہے۔

لیکھرام شرما

ایک راز کی بات

(۱) گمراہ کن طریق سے ناواقف اور ان پڑھ پبلک کو [illegible]
اور ان کو جہالت کے پنجہ میں دبائے رکھنا [illegible]
ترقی نہیں ہے

(۲) حکمت عملی یا منصوبہ بازی سے دھڑے کو مضبوط کر لینا اور بر ولا
مچا کر مخالف کو دبا لینے کی کوشش کرنا مذہبی یا سوشل ترقی نہیں ہے۔

(۳) ہزاروں یا لاکھوں روپیہ لگا کر مندر یا مساجد کا بنوا لینا
مذہبی یا سوشل ترقی نہیں ہے بلکہ یہ سب کچھ حقیقی تنزل اور
ہی کر کے چھوڑتا ہے جب منش تو بجہ وش ہو کر ہدایت سے او
سچے دھرم سے منہ موڑتا ہے۔ وہ اس غلط راستے پر چلکر
تحقیق حق کے فرض سے غافل ہو جاتا ہے اور انسانوں ہیں
محض آڈمبر یا دکھاوا یا بازی رائج کر کے سوائے مذہبی گراوٹ
اور سوشل تنزل کے کچھ نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔

لیکھرام شرما

دیباچہ

جب سے بھٹنڈہ نگر میں گوروکل شلپ ودیالیہ کی قائمی کا شبھ بھاؤ شہر
کے چند دھرماوپرشوں کے دِلوں میں اُتپن ہوا ہے تب سے ہی بھٹنڈہ کے
نگر کی برہمن منڈلی خصوصاً اور بار واڑی بھائی عموماً سخت گھبراہٹ اور تذبذب
کی حالت میں ہیں اور اس پوتر کام کے راستہ میں اینک پرکار کے روڑا اٹکانے
کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگاتے رہے اور لگا رہے ہیں۔ مگر ہوتا ہے وہی جو
منظور خدا ہوتا ہے،، بیوقوف انسان پرماتما کی اِچھا کے خلاف عمل کر کے اپنے ماتھے
پر کلنک کا ٹیکہ لگا لیتا ہے اور سمجھدار آدمی ایسے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر یش اور کیرتی
کا بھاگی بنتا ہے،، چنانچہ جب ان بھائیوں کی متفقہ کوشش ناکامیاب رہیں تو
پنڈت گورودت جی مہااپدیشک پرتی ندھی سبھا لالہ بھوم اور بال برہمچاری
بالکرشنانند جی وغیرہ کو بلا کر متواتر بیس بیس روز تک لیکچر بازی کروائی گئی اور رشی راج
شری سوامی دیانند اور شری سوامی شردھانند جی مہاراج وغیرہ کی پوتر وبے مثال اور بے لاگ
شخصیتوں پر نہایت کمینے ناقابل برداشت حملے کئے گئے جس سے ان کی مراد آریہ
سماج کے اوپر حملہ کرنا تھا مگر درد مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی،، جس سخت کلامی
دریدہ دہنی۔ گندہ آلودہ اور ناشائستہ زبان کا استعمال کر کے سادہ لوح
اور بھولے بھالے شہر نواسیوں کو پھنسانے کی چال چلی گئی تھی اوس [illegible] کا پردہ فاش
ہو گیا اور جنتا پر بارڈوں کی تہذیب کا بھانڈا [illegible] دیا جس کا اثر یہ ہوا کہ اگروال

پنڈت صاحبان کے پہلے لیکچروں میں دو سو کے قریب حاضری ہوا کرتی تھی۔ تو
چار روز کے بعد ہی جبکہ پبلک نے ان کی لیاقت کو پرکھ لیا صرف پچاس آدمیوں
کی حاضری رہ گئی جن میں زیادہ تر دھرم کے ٹھیکیدار اور مسلمان بھائی ہوتے تھے۔ جو بعد میں
گھٹ کر صرف ۳۰ یا ۲۵ تک ہی رہ گئی تھی پنڈت گوروودت جی نے جوش میں آ کر جہاں
مسلمان اور عیسائی بھائیوں کو آریہ سماج کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی وہاں
خود بھی خلاف کھول آریہ سماج کو چیلنج دے بیٹھے اور اپنے ہر ایک ویاکھیان میں
بڑے زور شور سے آریہ سماج کو شاستراتھ کے لئے پکارنے لگے۔ پبلک کے آگرہ
کرنے پر چیلنج منظور کیا گیا اور شری پنڈت بدھ دیو ودیا النکار کو بلایا گیا جونہی
ان کا نام سنا پنڈت گوروودت جی گھبرا گئے اور لگے الٹ پلٹ باتیں کرنے۔ پنڈت
جگت رام جی وکیل سٹیج پریذیڈنٹ (Stage President) سناتن دھرم سبھا
کمیٹی نے اپنی عادت کے موافق ادھر ادھر کی باتیں کر کے صرف گریز کر دیا اور ایک
بہت کڑی شرط لگا دی کہ جب تک ڈپٹی صاحب کی مدد ہت اور انتظام کے لئے
پولیس کی اجازت لے کر آریہ سماج نہ آویں تب تک شاستراتھ نہیں کر سکتے
یہ نیا قانون کہ جبکو دعوت دی گئی ہو وہی متعلقہ شاستراتھ کا ساتھ انتظام کرے
اور دعوت دینے والا بالکل ذمہ دار نہیں پنڈت جگت رام وکیل سٹیج پریذیڈنٹ
(Stage President) کے ہی دماغ کی اختراع ہے یعنی مطلب یہ ہے
کہ "نہ نو من تیل ہووے نہ رادھا ناچے" نہ ڈپٹی صاحب مدد ہت بن سکیں
اور نہ شاستراتھ ہووے۔

یہ شاستراتھ سے گریز کرنے کے لئے سناتن دھرم کی ایک پالیسی تھی۔ لاچار

پنڈت بدھ دیو جی تین روز تک ٹھہرے رہے اور چوتھے روز جلسہ پائل پہ پڑھا گئے پنڈت جی کے تین دن بڑے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے جن میں کہ انہوں نے نہایت یوگتا سے پرانوں کا اندرونی فوٹو جنتا کے سامنے پیش کیا۔

جب سناتن دہرم سبھا والوں نے دیکھا کہ بیس روز تک لگاتار لیکچر کروا کر جو اثر پبلک کے دل پر نقش کیا گیا تھا وہ پنڈت بدھ دیو جی کے صرف تین لیکچروں سے کافور ہو گیا تو بہت گھبرائے اور رہا سہا اثر شری سوامی شرودھانند جی مہاراج کے ست اپدیشوں سے جاتا رہا کہ انہوں نے ۲۱ نومبر ۱۹۲۴ء کو گوروکل شلپ ودیالیہ بھٹنڈہ کی آدھار شلا رکھتے وقت بھومی گوروکل اور آریہ سماج مندر میں دیئے تھے۔

مگر افسوس کہ یاروں کو ویدوں کی سچائی ایک آنکھ نہیں بھائی اس دھن میں کہ آریہ سماج کی صداقت کا اثر پبلک کے دلوں پر سے ہٹ جاوے اور اپنے حلوے مانڈے میں فرق نہ آنے پاوے سناتن دہرم سبھا بھٹنڈہ نے اپنا سالانہ جلسہ ۲۴ تا ۲۷ دسمبر رکھا اور خلاف معمول شنکا سمادھان کا وقت بھی اشتہارات میں دیا گیا جو کہ ۲۶ دسمبر کو ۱۲ بجے سے دو بجے تک تھا۔

جلسہ میں ایسے ایسے لیکچرار بلائے گئے تھے جو کہ آریہ سماج کو گالیاں نکالنے میں خوب ہی مہارت رکھتے ہوں مثلاً گورودت جی مہا اپدیشک پرتی ندھی سناتن دہرم سبھا لائلپور اور پنڈت راج نراین جی ارمان دہلوی وغیرہ۔ خیر جلسہ شروع ہوا۔ اور سناتن دہرم سبھا کے ادھیکاریوں کی حرکت کہ انہوں نے ایک معمولی سے معمولی بھجنیک سے لیکر بڑے سے بڑے پنڈت تک کو آریہ سماج اپ شبدوں کی بوچھاڑ کرنے کو اکساہٹ کر دی تھی قابل غور تھی۔ چنانچہ ایک بھجنک مہاشہ

۲۴ر دسمبر کو نگر کیرتن کرتے انگریزی فیشن کے خلاف یعنی ماتھے پہ بال رکھنا اور دیگر انگریزی لباس اور چال چلن کی ہنسی کر رہے تھے مگر خود اوّل نمبر کے شوقین کپڑے بالکل بدیشی اور طرحدار تھے۔ ماتھے پر خوب گھونگر والے بال کا ایک بڑا بھاری گپھا بھی تھا۔ تو ایک سادھو مسمی مکھہ رام سنگھ جو کہ اسوقت تک آریہ سماجی نہیں تھا وہاں پر کھڑا تھا اوسنے کہدیا کہ بھائی جب تک تم اپنے بال نہیں اترواتے اور بدیشی لباس کو نہیں چھوڑتے تمہارے بھجن کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ بس اتنی بات اس سادھو کی زبان سے نکلنی تھی کہ چاروں طرف سے سناتن دھرمی کہلانے والے جوشِ جنوں میں اُمنڈ آئے اور لگے آوازے کسنے مارو مارو یہ آریہ سماجی ہے وگھن ڈالنے آیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرضکہ بچارے سادھو کو خوب مارا اور پیٹا پھر ایک پولیس والے نے آمپروپا کر کے دودھ وغیرہ پلایا اور اوس کی سیوا کی (یہ ہے دھرم کے ٹھیکیداروں کی تہذیب کا نمونہ)

سجنوں! یہ جوشِ جنوں نہیں تو اور کیا ہے اگر ذرہ بھی بردھتا اور وچار سے کام لیا جاوے تو ایسے ناخوشگوار واقعات دیکھنے اور سُننے میں کیوں آویں۔ کیا اس سادھو کی یہ نصیحت کہ جب تک عامل نہ بنجاوے دوسرے کو اوپدیش نہ کرے سنہری شبدوں میں لکھنے کے قابل نہیں ہے؟ مگر ہاتے! بھاگی بھارت ورش آج تجھے دھرم اور سچائی سے نفرت کیوں ہے کبھی زمانہ تھا کہ ایسے ہی فقیروں اور سادھوؤں کی آگیا کو بڑے بڑے راجے مہاراجے سر ماتھے پر دھارن کرتے تھے اور ان کی عزت کیلئے اپنے سنگھاسن چھوڑ دیا کرتے تھے۔ مگر افسوس کہ آج جو عزت ان سادھوؤں کی ہم لوگ کرتے ہیں اس کا نمونہ اوپر پیش کر چکا ہوں رشیوں کا یہ قول کہ سچائی جہاں سے لے گرہن کرلو آج نظر انداز کیا جاتا ہے۔

فرقہ بندی، خود غرضی اور لالچ یعنی سوارتھ وش ہو کر جہاں خود سچائی سے کوسوں دور ہو رہے ہیں وہاں دوسرے اپنے اندھ وشواشی بھولے بھالے بھائیوں کو بھی سچائی سے گرا کر چاہِ جہالت میں ڈھکیل رہے ہیں۔ اے بھارت ورش ایسے سمے میں سوائے پرماتما کے کوئی تجھ کو نہیں اٹھا سکتا۔

جلسہ کے دوران میں ادھیکاریوں کی آگیا انوسار جو بھی بھجنیک یا لیکچرار کھڑا ہوتا وہ آریہ سماج کو پکشش میں رکھ کر ان گنت گالیاں سنا کر بیٹھ جاتا۔ مگر آریہ سماجی بھائیوں کا رویہ قابلِ تحسین ہے کہ انھوں نے کمال شانتی سے کام لیا اور گمبھیر (गम्भीर) چپ ہو کر سہن کرتے رہے۔ واستو میں سچا آریہ وہی ہے جو کہ بڑا گمبھیر اور سہن شکتی والا ہو۔ آریہ سماجیوں کا کرتویہ بھی یہی ہے کہ ہر موقعہ پر شانتی کا اظہار کیا جاوے۔

دورانِ لیکچر میں کئی ایک پنڈتوں نے اپنے بھاؤ پرگٹ کرتے ہوئے زور سے کہا کہ آریہ سماج مندر میں مت جاؤ۔ آریہ سماجوں کے لیکچر مت سنو نہیں تو آریہ بن جاؤ گے وغیرہ وغیرہ۔ بجنوں چور کی داڑھی میں تنکا والی مثال ہے۔ دھرم کے ٹھیکیدار اور سٹے کے سیر مکتی بیچنے والوں کو اس بات کا پختہ یقین ہے کہ ان کی چکنی چپڑی باتوں کا اثر اسی وقت تک انجان اور بھولے بھائیوں کے دل پر رہ سکتا ہے جب تک کہ وہ آریہ سماج کی بات نہیں سنتے اور اگر وہ آریہ سماج کے لیکچروں کو سنتے رہے تو وہ بہت جلد اس قابل ہو جاویں گے کہ ان کے (مکتی بیچنے والوں کے) کپول کلپت متھاوچاروں کو سچائی کی کسوٹی پر پرکھ کر دھوکہ بازی کے کھوٹ کو ثابت کر دینگے۔ اسی لئے تو آج یہ گورو منتر دیا جا رہا ہے کہ آریہ سماج کے ویاکھیان نہ سنو اور ہماری بات مانتے چلے جاؤ۔ مگر میں اپنے بھائیوں کو بتلا دینا چاہتا ہوں کہ "کاٹھ کی ہانڈی

بہت دیر تک آگ کے چولہے پر نہیں رہ سکتی۔ دھرم جیسی انمول وستو کو گرہن کیے
ہیں جس پر آتما کی موکش سکھ اور اُونتی کا انحصار ہے۔ اندہ واش بنکر اب جنتا
بھیڑوں کی طرح گمنا نو گتک لوکا (गतानु गतिकालोका) کی پیروی کرنے
کو تیار نہیں۔

سجنو۔ گوشنکا سمادھان کیلئے وقت دیا گیا تھا اور سناتن دھرم سبھا کے پلیٹ فارم
پر سے خاص دعوت بھی دی گئی تھی۔ مگر حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جب کہ
چاروں طرف سے اتحاد اور ہندو سنگھٹن کے آوازے لگائے جا رہے ہیں۔ آریہ
سماج کھنڈن کا وچار شنکا وغیرہ کرنے کا نہ تھا جب پنڈت گورو دت جی اور
راج نراین ارمان کی دریدہ دہنی حد سے تجاوز کر گئی اور پنڈت راج نراین نے
تو یہاں تک کہنے کی حماقت کی کہ آج آریہ کھنڈن کے پلیٹ فارم کو اُکھاڑ کر جاؤنگا
شری شوامی شردھانند جی اور پنڈت اندر وغیرہ نے غبن کر لیا وغیرہ وغیرہ انیک پرکا
کے بے بنیاد الزام لگا کر پبلک کو اُکسا دیا گیا تو آریہ بھائیوں میں شنکا سمادھان
کرنے کا وچار ہوا تا کہ ان پوتر ہستیوں پر جنہوں نے لاکھوں روپے لات مار کر سروسو
نچھاور کر دیئے ہوں اور پروانہ وار دھرم یگیہ میں سواہا ہو گئے ہوں۔ لگائے
گئے الزامات کا جواب دیا جاوے۔ مگر پھر بھی دھول اُڑانے سے چھپتا ہے
کہیں چاند" کے مصداق میں پنڈت شنکر چند جی پر دہان آریہ سماج کھنڈن
کی آ گیا نوسار 12½ بجے کے قریب پنڈت جگت رام کے پاس پہنچا اور ذاتی
طور پر ان کے رویہ پر جو انہوں نے آریہ سماج کے خلاف رکھا تھا اظہار
افسوس کرتے ہوئے میں نے کہا کہ ہم دونوں بھائی بھائی ہیں اگر شنکا سمادھان
کی گئی تو رنج بڑھے گا۔ اور اغیار کو تقویت ہو گی۔ اگر یہ نہ کیا جاوے تو اچھا ہے

پنڈت جگت رام جی بھی اوسوقت مطمئن ہو گئے اور کہنے لگے میری رائے ہے کہ پانچہزار روپیہ خرچ کر کے آریہ سماج اور سناتن دہرم سبھا کے دونوں کا ایک بڑا بھاری شاستر ارتھ کروا یا جاوے تاکہ یہ جھگڑے مٹ جاویں مینے پنڈت جی کے اس وچار کی پرشنسا کی اور کہا کہ آپ ضرور ایسا کریں۔

اتنی بات کر کے بعد میں واپس چلا آیا۔ مگر پھر دوران لیکچر میں آریہ سماج کو للکارا گیا جسپر پنڈت منسارام اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا لاہور (مقیم بھٹنڈہ) شنکا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور سناتن دہرم سبھا کی طرف سے بھی پنڈت راج نراین کو مقرر کیا گیا۔ جس طرح شنکا سمادہان شروع ہوا۔ اور جس طرح ختم ہوا ہو بہو آگے دیا جاتا ہے جس کے پڑہنے سے آپ کو بہت آنند رہیگا دہرم کے ٹھیکیداروں میں ہلچل اور پنڈت راج نراین کی اخلاقی گراوٹ کے درشیہ بھی دکھلائے گئے ہیں جس سے آپ انوبھو کریں گے۔ کہ یاروں کی تہذیب کا دیوالہ نکل چکا ہے۔

لیکھرام شرما

اوم

معزز ناظرین ۔ ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء کو سناتن دھرم سبھا بھٹنڈہ کا سالانہ جلسہ تھا سناتن دھرم سبھا کی طرف سے جو اشتہار جلسہ کے شائع کرائے گئے تھے ان کے ایک کونے پر لکھا ہوا تھا کہ ۲۶ دسمبر کو ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک شنکا سمادھان کا وقت دیا جاوے گا کوئی سجن کسی اور وقت میں جلسے میں وگھن ڈالنے کی کوشش نہ کریں۔ ان وجوہات کی بنا پر جو کہ دیباچہ میں دی گئی ہیں لالہ موہن لال جی کلپتا جاکھل نواسی جو کہ ایک بڑے ہی پریمی اور اتساہی پرش ہیں پنڈت منسا رام اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ساتھ لے کر عین وقت میں سناتن دھرم سبھا کے منڈپ میں جا پہنچے اس وقت سبھا میں بھجن ہو رہے تھے لالہ موہن لال جی کے دریافت کرنے پر پریذیڈنٹ سبھا پنڈت جگت رام جی نے کہا کہ آپ بیٹھے رہئے جب مناسب ہوگا وقت دیا جاوے گا۔ وقت شنکا سمادھان کب سے دیا جاویگا پوچھنے پر بتایا گیا کہ ساڑھے تین بجے سے وقت دیا جاوے گا جب ساڑھے تین بج چکے تو پنڈت جگت رام جی نے اعلان کیا کہ ۳½ ساڑھے تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک پنڈت راج نراین جی ارمان کا لکچر ہوگا پھر ساڑھے چار بجے سے چھ بجے تک شنکا سمادھان کے لئے وقت دیا جاوے گا پنڈت راج نراین کا لیکچر ہونے لگا جب لیکچر ہوتے ہوتے ساڑھے ۵ بج گئے تو پنڈت جگت رام جی پریذیڈنٹ سناتن دھرم سبھا نے کھڑے ہو کر کہا کہ شنکا سمادھان کا وقت ۵ بجے سے ۷ بجے تک دیا جاوے گا اتنی تبدیلیوں پر بھی آریہ سماج کی طرف سے شانتی پوروک یہی کہا گیا کہ اچھا اگر آپ رات کے ۹ بجے سے ۱۱ بجے

تک بھی وقت تبدیل کر دینگے تو بھی ہم تو شنکا سمادھان کرکے ہی منڈپ سے
جائینگے۔ لیکن سناتن دہرم سبھا کے پلیٹ فارم سے ہی آواز نکلی کہ سچائی بھی کوئی چیز
ہے وقت ابھی سے دینا چاہئے جب آریہ بھائیوں کو امید ہو گئی کہ اب وقت یا جاوے
تو جھٹ سامنے میز اور کرسی لگا دی اور پنڈت منسارام جی نے میز پر کتابیں تیب سے
ساتھ لگا دیں اور خود فرش پر بیٹھ گئے اس پر پنڈت جگت رام جی کھڑے ہوئے

پنڈت جگت رام جی۔ صاحبان پبلک کو یہ نوٹ کر لینا چاہیئے کہ یہ میز کرسی
لگا کر شنکا سمادھان کرنے کا بالکل نیا طریقہ ہے آج تک کوئی ایسی مثال
نہیں ملتی کہ اس طرح سے شنکا سمادھان کیا گیا ہو اگر کوئی مثال ہو تو بتلا...

پنڈت منسارام جی۔ صاحبان یہ بات بالکل غلط ہے کہ یہ نیا طریقہ ہے
آپ لوگ یاد کریں آج سے تقریباً ۲ سال پہلے نئی دہرم شالہ میں جب پنڈت
لکشمی نارائن جی کول نواسی کے ساتھ میرا شنکا سمادھان ہوا تھا تب بھی اسی طرح
سے میز کرسی لگائی گئی تھی میز کرسی صرف اس لئے لگائی گئی ہے کہ نوٹ کرنے
آسانی ہو کتابیں باقاعدہ رکھی ہیں اور جب کھڑے ہو کر بولتے ہوئے کتاب
پرمان دینے کی ضرورت ہو تو میز سے کتاب اٹھا کر آسانی سے پرمان دیا جا...

پنڈت جگت رام جی۔ آپ شنکا سمادھان کس کی طرف سے کرتے ہیں۔

پنڈت منسارام جی۔ اشتہار کی تحریر کے بموجب ہر ایک آدمی کو شنکا
سمادھان کرنے کا حق ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ کس کی طرف سے کی جاوے
لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں آریہ سماج کی طرف سے شنکا کروں گا

پنڈت جگت رام جی۔ کس آریہ سماج کی طرف سے آپ شنکا
کرینگے :۔

ت منسا رام جی۔ میں آریہ سماج بھٹنڈہ کی طرف سے شنکا کروں گا

ت جگت رام جی۔ اگر آریہ سماج بھٹنڈہ کی طرف سے شنکا ہے تو سماج
تری بول سکتے ہیں آپ کے بولنے کا حق نہیں۔

شے رامچند جی (منتری آریہ سماج بھٹنڈہ) میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں
ت منسا رام جی آریہ سماج بھٹنڈہ کی طرف سے شنکا کرینگے اور میں آئیندہ
کے ساتھ بات چیت کا حق بھی پنڈت جی کو دیتا ہوں

ت جگت رام جی۔ میرے خیال میں شنکا سمادھان ٹھیک نہیں ہے۔
کو شاستر ارتھ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے تو بہتر ہے۔

ت منسا رام جی۔ اشتہاروں میں شنکا سمادھان کا وقت دیا گیا
سناتن دہرم سبھا شنکا سمادہان سے ڈرتی ہے تو صاف طور سے
طیوں نہیں کر دیا جاتا۔ ہاں اس شنکا سمادھان کے وقت کے بعد جب تک
جی چاہے شاستر ارتھ ایک دن دو دن تک ہو سکتا ہے لیکن اسوقت کو شاستر
تبدیل کرنا ایک معقول بات نہیں ہے۔

ت جگت رام جی۔ اچھا شنکا سمادہان ہی سہی۔ پنڈت راج نارائن جی
اسوقت تک لیکچر دیا ہے آپ اس میں شنکا کریں آپ کو اس کا
دیا جاوے گا۔

ت منسا رام جی۔ یہ عجیب فلاسفی ہے۔ مجھے تو سناتن دہرم سبھا کے
نتوں میں شنکا ہے یہ ممکن ہے کہ میں پنڈت راج نرائن جی کے لیکچر
ہی شنکا کروں۔ لیکن یہ شرط نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ شنکا سمادھان کے
سے برخلاف ہے۔

پنڈت جگت رام جی ۔ اچھا تو سناتن دہرم سبھا کے جلسے کے شروع ۔
اب تک جتنے بھی لکچر ہوئے ہیں ان میں سے ہی آپ شنکا کریں۔
پنڈت منسا رام جی ۔ یہ شرط مقرر کرنی بالکل فضول ہے مجھے سناتن دہرم
سدھانت پر شنکا ہونگی کرونگا۔
پنڈت جگت رام جی ۔ اچھا تو ہمارے جلسے میں جتنی باتیں کہی گئی ہیں ا
منظور کریں پھر شنکا کریں۔
پنڈت منسا رام جی ۔ یہ عجیب ٹال مٹول ہے۔ آپ صاف طور سے کہ
کہہ دیتے کہ ہم شنکا سمادھان نہیں کر سکتے۔ خواہ مخواہ فضول کی باتیں بنا کر
کر رہے ہیں۔ بھلا اگر میں آپ کی سب باتوں کو منظور کر لوں تو پھر شنکا سما
کیا رہ گیا مجھے تو سناتن دہرم کے سدھانتوں پر بے شمار شنکائیں ہیں۔ ا
وقت کم ہے اس لئے میں اپنی چند شنکائیں پیش کروں گا۔ آپ ان کا
کریں قیمتی وقت خراب نہ کریں اچھا اب میں اپنی شنکاؤں کو شروع کر
غور سے سنکر ان کا جواب دیں۔

(۱) پنڈت راج نارائن جی نے اپنے ویاکھیان میں یہ کہا ہے کہ سناتن
سدھانت شروع سے اب تک ایک روپ ہی چلے آتے ہیں ان میں کبھی
نہیں ہوتی جو پہلے تھے وہی اب ہیں اور سناتن دہرم کے جلسے میں کئی اد
نے مانس کھانے کو بڑا بھاری پاپ تبلایا ہے اور ہے بھی ٹھیک کیونکہ
اودھیائے ۳۰ منتر ۳ میں صاف طور سے لکھا ہے۔

य्या नाम ते लोका अंधेन तमसा ऽऽवृता: । ताँस्ते प्रेत्या-
च्छन्ति ये के आत्म हनो: ॥ यजु० अ० ४० मं० ३

لوگ کہ جیووں کی ہتیا کر کے مانس کھانے والے ہیں وہ جیتے ہوئے بھی دکھ
یں اور مرنے کے بعد بھی اس طرح کے راکششوں کے جنم کو دھارن کرتے
ہت ہی دکھوں سے بھرے ہوئے ہیں جب جیوں کی ہتیا کرنا اور مانس کا کھانا
ہرم کے برخلاف ہے اور ویدوں میں بھی پاپ بتلایا گیا ہے تو پھر بانی کرتے
وے کہ سناتن دھرم کی مفصلہ ذیل اشلوکوں میں جو مانس کا ذکر آتا ہے
دھرم میں شروع سے چلا آتا ہے یا کسی نے بعد میں ملا دیا ہے منوسمرتی
کے ۳ - اشلوک ۲۶۸ سے ۲۷۱ تک

द्वौ मासौ मत्स्य मांसेन, त्रीन मासान् हारिणेन तु
औरभ्रेणाथ चतुर:, शाकुनेनाथ पञ्च वै ॥ २६८
षण्मासान् छागमांसेन पार्षतेन च सप्त वै।
अष्टावेणस्य मांसेन रौरवेण नवैव तु ॥ २६९
दश मासांस्तु तृप्यन्ति वराह महिषामिषै:।
शशकूर्मयोस्तु मांसेन मासानेकादशैव तु ॥ २
संवत्सरं तु गव्येन पयसा पायसेन च।
वार्ध्रीणस्य मांसेन तृप्तिर्द्वादश वार्षिकी ॥ २

मनु० अ० ३ श० २६८ से २७१ तक ॥

مچھلی کے مانس سے دو مہینے - ہرن کے مانس سے تین مہینے - مینڈھے
ن سے سات مہینے - پکشیوں کے مانس سے پانچ مہینے - بکرے کے مانس

سے چھ مہینے۔ چتکبرے ہرن کے مانس سے سات مہینے کالے مرگ کے ما
آٹھ مہینے بارہ سنگے کے مانس سے نو مہینے۔ سور اور بھینسے کے مانس سے
خرگوش اور کچھوے کے مانس سے گیارہ مہینے۔ گئو کے دودھ اور کھیر سے
اور سفید اور پرانے بکرے کے مانس سے بارہ برس تک پتر ترپت یعنی خو
ہیں۔ (ترجمہ از منوسمرتی بھاشا ٹیکا کاشی کے پنڈتوں کی مستند بھارگو
بھوشن پریس کاشی میں چھپی)

بالمیکی رامائن میں تقریباً چودہ جگہ پر جانوروں کا مارنا ان سے ہون کرنا
رامچندر جی و دیگر بھدر پرشوں کے مانس کھانے کا ذکر موجود ہے جن
میں نمونے کے طور پر پیش کرتا ہوں

بالمیکی رامائن بال کانڈ سرگ ۱۴ شلوک ۳۲ سے ۳۸ تک

راجہ دشرتھ نے جب پتر کی اچھا سے پتر اشٹی یگیہ کرنا شروع کیا تو

तं विशसनं तत्र दृपषु नियतं तदा। अश्वरत्नोत्तमं तत्र
दशरथस्य ह॥ ३२॥ कौसल्या तं हयं तत्र परिचर्य स
तुः। कृपाणै र्विशशासैनं त्रिभिः परमया मुदा॥ ३३॥
णा तदा सार्धं सुस्थितेन च चेतसा। अवसद्रजनी
कौसल्या धर्म काम्यया॥ ३४॥ होता ऽध्वर्युस्तथो
हयेन समयोजयन्। महिष्या परिवृत्याथ वा
मपरां तथा॥ ३५॥ पतत्रिणस्तस्य वपामुद्धृत्य
तेन्द्रियः। ऋत्विक् परमसंपन्नः श्रपयामास

शास्त्रतः ॥३६॥ धूमगन्धं वपायास्तु जिघ्रति स्म नरा-
धिपः। यथा कालं यथान्यायं निर्णुदन् पापमात्मन
॥३७॥ हयस्य यानि चाङ्गानि तानि सर्वाणि ब्राह्मणाः
अग्नौ प्रास्यन्ति विधिवत्समस्ताः षोडशर्त्विजः।
॥३८॥ वाल्मीकि० बालकांड सर्ग १४ श्लो० ३२ से ३८ तक

ترجمہ۔ پہلے کہے ہوئے کھنبوں میں تین سو جانور اور مہاراج کا عمدہ گھوڑا
باندھا تھا۔ پٹ رانی کوشلیا جی نے اس گھوڑے کی پیرو کریا پروکشا دی
یعنی پوجا وغیرہ کر کے تین تلواروں سے بڑی خوشی کے ساتھ اس کا بدھ
یعنی قتل کیا اس کے بعد کوشلیا جی وہاں دھرم پراپتی کی کامنا سے
سوستھ چت ہو اس گھوڑے کے پاس ایک رات رہیں تب ہوتا ادھریو
ادگاتاؤں یعنی یگیہ کرانے والے پروہتوں نے راجا کی بڑی رانی یعنی
کوشلیا اور پریورتی سمیت واوتا کو یگیہ سمبندھی گھوڑے کے ساتھ
نیوجت کیا جوڑا۔ تب وید کے کام کو جاننے والے نیمک تیتن پروہت
اس گھوڑے کی چربی سے شاستر انوسار ہوم کرنے لگے راجہ دشرتھ
موقع کے بموجب ٹھیک ٹھیک اپنے پاپ کاٹنے کے لئے چربی سے
جلتے ہوئے دھوئیں کی خوشبو کو سونگھنے لگے اس کے بعد سولہ پروہت
براہمن گھوڑے سب انگوں کو کاٹ کر آگنی میں ودھی پوروک آہوتی دینے لگے

(ترجمہ از پنڈت جوالا پرشاد جی مراد آبادی مہو پدیشک)

مہابھارت کے اشومیدھ پرب ادھیائے ۸۸ شلوک ۳۳ سے ۴۰ تک اور ادھیائے ۸۹ شلوک ۱ سے ۱۰ تک ہو بہو یہی طریقہ اشومیدھ یگیہ کا بیان کیا گیا ہے اور اسی طرح سے ہی سینکڑوں جانوروں کو اگنی کی نذر کیا گیا ہے اور دروپدی نے بھی کوشلیا کی طرح ہی ودھی پوروک پرولیش کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۲) کل پنڈت بال کرشنانند جی نے اپنے لیکچر میں کہا تھا کہ میں رات سے ہی سمرتیوں کا کھوج کر رہا ہوں بڑے کھوج کے بعد میں نے یہ پرمان نکالا ہے۔ جس پرمان میں ۵ جاتیوں کو نیچ بیان کیا گیا ہے جن میں ایک چمار دوسرے دھوبی اور تیسری ملاح جاتی شامل بتلائی تھی میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ پنڈت بال کرشنانند جی نے ملاح کو نیچ جاتی میں بتایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کے ساتھ چھونا اور ان کے ہاتھ کا کھانا پینا پاپ ہے۔ کل ہی رات کو گوسوامی گنیش دت جی نے اپنے لیکچر میں کہا کہ پرشرام جی نے بھیشم پر غصے ہو کر یہ بھی کہا کہ تو پاپی ہے۔ کیونکہ تو نے اپنے باپ کی شادی جھیور یعنی ملاح کی لڑکی کے ساتھ کروا دی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب ستیہ وتی ملاح کی لڑکی تھی اور ملاح انتیج یعنے نیچ جاتی میں شامل ہے تو اسی ستیہ وتی کے پیٹ سے جو ویاس جی پیدا ہوئے ان کو سناتن دھرم کس ورن میں مانتا ہے اور اسی ستیہ وتی کے پیٹ سے چترانگد اور وچتر ویریہ پیدا ہوئے اور ان کو کس ورن میں تسلیم کرنا چاہئیے

(۳) کرپا کر کے یہ بتلایا جاوے کہ سناتن دھرم کی درشٹی میں سکھ جاٹ سنار اور کائستھ کس ورن میں ہیں۔

(۴) سناتن دھرم سبھا چوہڑہ چمار دھانک آدمی اچھوتوں کو مسلمانوں کی نسبت اچھا سمجھتی ہے یا کہ برا۔ اگر اچھا سمجھتی ہے تو ان کے ساتھ مسلمانوں جتنا برتاو کیوں نہیں کرتی

بس میرے یہی چار سوال ہیں مہربانی کر کے ان کا جواب دیا جاوے۔

ان سوالوں کے ہوتے ہی سناتن دھرم سبھا کے منڈپ میں کھلبلی مچ گئی سناتن دھرم سبھا کی طرف سے سوالوں کا جواب دینے کے لئے پنڈت راج نارائن ارمان دہلوی کو بٹھایا گیا تھا لیکن سوالوں کے ہوتے ہی شنکا سمادھان کے قاعدوں کو بالائے طاق رکھ کر پبلک کو ناجائز طور سے اشتعال دلا کر بھڑکانے کے لئے پنڈت جگت رام جی وکیل کھڑے ہو گئے

پنڈت جگت رام جی (آپے سے باہر ہو کر پبلک کو مخاطب کر کے) حاضرین آپ نے یہ سوال سن لئے یہ سوال شرارت سے بھرے ہوئے ہیں میں بحیثیت پریزیڈنٹ کے ان سوالوں کا جواب دینے کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ یہ سوال ہمارے درمیان لڑائی کرانے کے لئے کئے گئے ہیں۔ میں پبلک سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ پنڈت منسا رام کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دے کہو یہ میری بات ٹھیک ہے نہ (پبلک کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملتا) اچھا اگر ان باتوں کا سوال جواب کیا جاویگا تو میں امن کا ذمہ وار نہیں ہوں۔ ہمارے سے آ کر لوگوں کی ورن ویوستھا پوچھتے ہیں پہلے سوامی شردھانند جی کی تو ورن ویوستھا کر لو وہ خود کھتری ہیں اور ڈاکٹر سکھدیو جن کو سوامی جی نے اپنی لڑکی بیاہی ہے وہ اروڑے ہیں بتاؤ یہ کیا ورن ویوستھا ہوئی یہ کہہ کر گردہ میں بھرے ہوئے پنڈت

بھگت رام جی تو بیٹھ گئے۔ مگر سناتن دھرم کے پلیٹ فارم پر تو ہر ایک نے شور کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا کبھی پنڈت گورودت جی اپدیشک سناتن دھرم سبھا ندھنی لائل پور بول پڑتے تھے تو کبھی پلیٹ فارم پر بیٹھے ہوئے دھرم کے ٹھیکیدار چیخ پڑتے تھے وجہ یہ تھی یہ سوال سناتن دھرم کے منڈپ پر بم کے گولے کی طرح سے پڑے اور تمام کارکن اور پنڈت حواس باختہ ہو گئے۔ اور کسی کو کوئی جواب نہ سوجھتا تھا کوشش سب کی یہ تھی کہ کسی نہ کسی طرح سے پبلک کو اشتعال دلاکر فساد کی صورت پیدا کر دی جاوے اور آریہ سماجی ڈر کر بھاگ جاویں اور سناتن دھرم کی جان اس آفت سے نکلے۔ لیکن پبلک اس قسم کی مورکھ نہیں تھی جو اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ تقریروں سے بھڑک اٹھتی پبلک میں بہت سا حصہ تعلیم یافتہ سمجھدار لوگوں کا تھا اور جو کچھ کم پڑھے آدمی شورش پسند تھے ان کی دال گلنی مشکل تھی دوسری طرف آریہ سماج بھی شانتی کا پتلا تھے تمام شور وشر کے باوجود وہ شانتی پوروک اپنے سوالوں کا جواب چاہتے تھے آخر ان تمام کارستانیوں کا جب پبلک پر کوئی اثر نہ پڑا تو مجبوراً پنڈت راج نارائن جی کو جوابات دینے کے لئے سناتن دھرم سبھا کی طرف سے کہا گیا۔ لیکن وہ تو پہلے ہی حواس باختہ ہو چکے تھے بجائے اس کے کہ وہ معقولیت کے ساتھ ان سوالوں کا جواب دیتے آریہ سماج پر اور ہی اعتراض شروع کر دئے اور اس طرح سے اپنی تقریر شروع کی:۔

پنڈت راج نارائن جی۔ حاضرین۔ جیسے آریہ سماج کا ستیارتھ پرکاش

شو تراشا گیا ہے ایسے ہی یہ سوالات بھی تراشے گئے ہیں آریہ سماج نے بھی جاٹوں
کو چھوٹی جاتی کہا ہے دیانند شتابدی کے پتر میں کائستھ اور سناروں کو چھوٹی
جاتی مانا ہے۔ ستیارتھ میں اچھوتوں کو شودر لکھا ہے اب ان بیچاروں کو دلت
کہتے ہیں یعنی دلے ہوئے پیسے ہوئے۔ ہم سے پوچھتے ہیں سکھ کون ہیں تو ہم بتلاتے
ہیں کہ سکھ ہندو ہیں۔ سوال کرنے کے لئے آجاتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ آگے آریہ سماج
کا گورو ہے یاد رکھو آریہ سماج کو جڑ سے اکھیڑ کر جاؤنگا۔ پہلے شاستروں کو تو پڑھو
ستیہ وتی کون تھی اور وہ کس کی لڑکی تھی وہ ملاح کی لڑکی نہیں تھی منوسمرتی
میں جو مانس کا بیان ہے وہ کشتریوں کے لئے ہے۔ راکششوں کے لئے ہے
براہمنوں کے لئے نہیں ہے۔ براہمنوں کے پنتھ الگ ہیں یہ سناتن دھرم ہے
اس کے ساتھ کئی سر پھوڑ کر مر گئے ذرا سوچ سمجھ کر آیا کرو۔

پنڈت منسارام جی۔ صاحبان آپ نے سن لیا کہ سناتن دھرم سبھا کی طرف
سے میرے سوالوں کا کیا جواب دیا گیا ہے سناتن دھرم سبھا اس کا جواب
دے بھی کیا جبکہ اس کا کوئی جواب ہی نہیں ہے پبلک کو بھڑکایا جاتا ہے اور کہا
جاتا ہے کہ پنڈت منسارام کو کان سے پکڑ کر نکال دیا جاوے یہ کوئی نئی بات
نہیں ہے ہم تو اس بات کو پہلے سے ہی جانتے تھے کہ سناتن دھرم سبھا میں سچی
بات کہی نہیں اور کان پکڑ کر باہر نکالا نہیں۔ کیونکہ اس کے پاس سچائی کا یہی
جواب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آریہ سماجی ہماری آپس میں لڑائی کرنا چاہتا ہے۔
یہ بات بالکل غلط اور دھوکہ دینے کی ہے آریہ سماج کا مقصد کبھی کسی کو
لڑانا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا ہاں دھارمک نقطہ نگاہ سے وہ سچی بات کہنے میں

کسی کا خوف نہیں کھاتا آپ ڈرتے ہوئے نہیں بتلاتے ورنہ ہندو مہاسبھا
کا صاف فیصلہ ہے "غیر ہندو ہندو بن سکتے ہیں اچھوت ہندو ہیں اور وہ غیر
ہندوؤں سے بہتر ہیں" کیسا صاف فیصلہ ہے کہ چوہڑے چمار دھانک وغیرہ
اچھوت ہمارے مذہبی نقطۂ نگاہ سے عیسائی اور مسلمانوں کی نسبت بہتر ہیں۔
سناتن دھرم سبھا اس فیصلہ کو جانتی ہوئی بھی ڈر کے مارے ظاہر نہیں کر سکتی
اور کرے بھی کیونکر جب دوسرا سوال ساتھ ہی یہ ہے کہ اگر ان کو مسلمانوں سے بہتر
خیال کرتی ہے تو مسلمانوں جتنا بھی ان سے برتاؤ کیوں نہیں کرتی۔ ہمارے سے
پوچھا جاتا ہے کہ سوامی جی کھتری ہیں اور انھوں نے اپنی لڑکی کی شادی اروڑے
سے کر دی۔ آریہ سماج پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ آریہ سماج ورن ویوستھا کو
کرم سے مانتا ہے جنم سے نہیں۔ کھتری اور اروڑے دونوں دیا پیار پیشہ ہیں
سو آریہ سماج دونوں کو ویش مانتا ہے اس لئے ان کا آپس میں رشتہ کرنا سدھانت
کے برخلاف نہیں ہے آریہ سماج چونکہ کرم سے ورن مانتا ہے اس لئے سکھوں اور
جاٹوں میں سے جو فوج میں بھرتی ہیں ان کو کشتری مانتے ہیں اور جو کھیتی کرتے ہیں اور
مویشیوں کی پرورش کرتے ہیں ان کو گیتا کے حکم کے بموجب ویش مانتا ہے اور جتنے
بھی سنار گھمار بڑھئی وغیرہ شلپ ودیا یعنی صنعت و حرفت کا کام کرنے والے ہیں
ان کو ویش مانتا ہے۔ اور کائستھ چونکہ راج کاج کا کام کرتے ہیں اس لئے وہ
کشتری ہیں۔ آریہ سماج کا سدھانت صاف ہے جو جیسا کرم کرتا ہے اس کا
ویسا ہی ورن ہوتا ہے۔ ذرا سناتن دھرم سبھا بتائے تو سہی کہ سکھوں جاٹوں
سناروں اور کائستھوں کو کس ورن میں مانتی ہے۔ کیا بڑھیا جواب دیا ہے

کہ ہم تو سکھوں کو ہندو مانتے ہیں اجی حضرت یہ تو ہم بھی جانتے ہیں آپ یہ
تبلائیں کہ ان کو ورن کونسے میں مانتے ہیں لیکن بیچارے سناتن دھرمی کیا بتلائیں
ان کی جان آفت میں پھنس گئی سوالوں کا جواب تو دینا مشکل تھا جھوٹ بولنے پہ
اتر آئے کہ آریہ سماج اور دیانند شتابدی کے پردھان نے جاٹوں سناروں
اور کالستھوں کو چھوٹی جاتی مانا ہے جو کہ سراسر جھوٹ ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ ستیہ وتی
ملاح کی لڑکی نہیں تھی تو آپ ہی مہربانی کر کے بتلا دیں کس کی لڑکی تھی اسی
ستیہ وتی کے پیٹ سے ویاس جی پیدا ہوئے وہ براہمن بن گئے ۔ اور اسی
ستیہ وتی کے پیٹ سے چترانگد وچتر ویریہ پیدا ہوئے وہ کشتری بن گئے ۔
مہربانی کر کے اس گورکھ دھندے کو سلجھائیں کہ کیا بات ہے اور ستیہ وتی کس
ورن میں تھی ۔ آپ کہتے ہیں کہ مانس کھانے کی آگیا شاستروں میں ہے اشلوکوں
کو ہے یہ عجیب شاستر ہیں چوروں کو کہیں لگو اور سادھوؤں کو کہیں جاگو ۔
آپ کہتے ہیں ۔ براہمنوں کے لئے مانس لکھا ہوا نہیں ہے دیکھئے منوسمرتی
ادھیائے ۵ شلوک ۲۲ - ۳۵

यज्ञार्थं ब्राह्मणैर्वध्या प्रशस्ता मृग पक्षिणः भृत्यानां
चैव वृत्यर्थं मगस्त्यो ह्याचरत्पुरा ॥ २२॥ नियुक्तस्तु
यथान्यायं यो मांसं नात्ति मानवः। स प्रेत्य पशुतां या
ति सम्भवानेक विंशतम्॥ मनु० अ० ५ श्लो० २२-३५

ترجمہ

برہمنوں کو یگیہ کے لئے اور بھرنے کے یوگیہ یعنے پرورش کرنے کے لائق مانا ہے

وغیرہ کے لئے سمندر پشو اور پکشی مارنے چاہئیے کیونکہ اگست منی بھی ایسا کرتے رہے ہیں۔ منو ۲۲

شرادھ اور مدھو پرک میں شاستر کے انوسار بلایا ہوا جو منش ماس نہیں کھاتا وہ اکیس جنم تک جانوروں کے جنم میں جاتا ہے۔ منو ادھیائے ۵ شلوک ۳۵

پنڈت جی مہاراج اب بتلائیے یہ تو صاف طور سے براہمنوں کے لئے ذکر آتا ہے کرپا کرکے بتلائیں کہ کیا بات ہے اور میں نے جو رامائن میں سے پرمان دیا تھا کہ راجہ دشرتھ کے پتر ایشٹی یگیہ میں تین سو جانور مارے گئے۔ اور کوشلیا نے گھوڑے کو تین تلواروں سے قتل کیا اور کوشلیا اس گھوڑے کے پاس ایک رات رہی اور پروہتوں نے اس کو گھوڑے کے ساتھ جوڑا اور اس گھوڑے کی چربی نکال کر براہمنوں نے ہون کیا اور راجہ دشرتھ نے اس کے دھوئیں کو سونگھ کر اپنا پاپ دور کیا اور سولہ پروہتوں نے اس گھوڑے کے سب انگوں کا ہوم کر دیا اس کو پنڈت جی مہاراج نے چھوا تک نہیں۔ مہربانی کرکے اس کا جواب دیجئے۔ لیجئے ایک اور پرمان رامائن میں سے پیش کرتا ہوں غور سے سنئے:۔

بالمیکی رامائن ایودھیا کانڈ سرگ ۵۶ شلوک ۲۲ سے ۲۹ تک

جب رام اور لچھمن چترکوٹ پہاڑ پر پہنچے اور پتوں کی کٹیا بنائی تو رام نے لکشمن جی سے کہا۔

ऐणेयं मांस माहृत्य शालां यक्ष्यामहे वयम् कर्त्तव्यं
वास्तु शमनं सौमित्रे चिरजीविभि: ॥ २२॥

मृगं हत्वानय क्षिप्रं लक्ष्मणेह शुभक्षेणा। कर्तव्य शास्त्र दृष्टोहि विधि धर्मं मनुस्तर॥ २३॥
भ्रातुर्वचन माज्ञायलक्ष्मणः परवीरहा। चकार स्व यथोक्तं हि तंरामः पुनरब्रवीत॥ २४॥
ऐणेयं श्रापयस्वैत च्छालां यक्ष्यामहे वयम्। त्वर सौम्य मुहूर्तोऽयं ध्रुवच दिवसोह्ययम्॥ २५॥
सलक्ष्मणः कृष्णमृगं हत्वा मेध्यं प्रतापवान्। अथ चिक्षेप सौमित्रः समिद्धे जातवेदसि॥ २६॥
तन्तु पक्वं समाज्ञाय निष्टप्तं छिन्नशोणितम्। लक्ष्मणः पुरुषव्याघ्रमथ राघवमब्रवीत्॥ २७॥
अयं सर्वः समस्ताङ्गः श्रितः कृष्णमृगो मया। देवता देव संकाश यजस्व कुशलो ह्यसि॥ २८॥
रामः स्नात्वानु नियतो गुणवान्जप कोविदः। संग्रहेणाकरोत्सर्वा न्मन्त्रान्सत्रा वसानकान्॥ २९॥ वाल्मीक अयोध्या कां० सर्ग ५६ श० २२ से २९ तक॥

— ترجمہ —

اے لکشمن ہم مرگ کا مانس لا کر گرہ پرویش سنسکار کرینگے
کیونکہ جو لوگ بہت دن جینا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ کسی گھر

میں سنسکار کئے بنا نہ رہیں۔ پیارے اس وقت تم جلدی سے مرگ مار
کر یہاں لے آؤ۔ یاد کرکے دیکھو شاستر میں جو نیم لکھے ہیں
ان کو ٹھیک طور سے عمل میں لانا مناسب ہے۔ بہادر لکشمن جی
بھائی کے حکم سے مرگ لے آئے۔ تب رام چندر جی نے پھر ان سے
کہا کہ تم اس مرگ کے ماس کو پکاؤ گرہ پرویش سنسکار کریں گے
ہے پیارے اس کام میں جلدی کرو یہ وقت بہت اچھا ہے
اور دن بھی ٹھیک ہے تب پرتاپ شالی لکشمن جی نے یگیہ
کے لائق کالے مرگ کو مار کر ادسے جلتی ہوئی آگ میں چھوڑ دیا
جب وہ خوب پک گیا اور خون کا بہنا اوس میں سے بند ہوا تب
لکشمن جی نے رام چندر جی سے کہا کہ میں نے اس سارے کام
کو ٹھیک کرنے والے مرگ کو انگوں سمیت پکایا ہے آپ دیوتاؤں
کے سمان یگیہ کرنے کے کام کو بھلی بھانتی جانتے ہیں۔ سو اس
وقت دیوتاؤں کی پرسنتا کے لئے یگیہ کیجئے۔ پاٹھ کرنے میں چتر
اور گنی رامچندر جی نے تب یگیہ کے سمپورن منتروں سے گرہ پرویش
سنسکار کیا۔

کرپا کرکے اس بات کا جواب دیں کہ اس وشے میں سناتن دھرم کا
کیا مت ہے۔

پنڈت راج نارائن جی۔ آریہ سماجوں کو یہ بڑی عادت ہے کہ وہ
وید وید پکارتے ہیں بھلا یہ تو بتلاؤ تمہارا ستیارتھ پرکاش بھی ویدوں

کے مطابق ہے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ستیارتھ پرکاش میں ایک حرف بھی
وید کے مطابق نہیں ہے۔ اعتراض کر دیا کہ کوشلیا نے گھوڑے کو مارا اجی جناب
کشترانی تھی تو اوس نے گھوڑے کو مارا اور رامائن میں صاف تو لکھا ہے کہ دھرم
کی کامنا سے ایک رات گھوڑے کے پاس رہی اور وہاں پر جتیندریہ دیوتا بھی موجود
تھے اس لئے وہ گھوڑے کے ساتھ ان کی موجودگی میں ایسا کام تھوڑا ہی کر سکتی تھی
اجی شبدوں کے بہت سارے ارتھ ہوتے ہیں دیکھو سنسکار ودھی میں ایک
جگہ پر آتا ہے (भगाय स्वाहा) بھگائے سواہا۔ مہاشے جی آپ
یہاں پر یہ ارتھ کریں گے کہ یونی (جائے پیدائش) کے لئے سواہا بتائیں کیا
ارتھ کریں گے۔ مہاشے جی مانس کا کھانا تو اتھروید میں صاف طور سے لکھا ہوا ہے
آپ کو ماننا پڑے گا اگر میرے سوالوں کا جواب دے دو تو ساڑھے تین آنے
انعام دونگا۔
پنڈت منسارام جی۔ معززین آپ خود غور کریں کہ میرے سوالوں کا جواب دیا جا رہا
ہے یا ستیارتھ پرکاش پر اعتراض کئے جا رہے ہیں۔ پنڈت جی مہاراج اگر آپ
کو آریہ سماج کے سدھانتوں پر کوئی اعتراض ہوں تو آریہ سماج میں آکر شنکا کریں
ان کا آپ کو جواب دیا جاوے گا کل کو ہی آریہ سماج برنالہ کا جلسہ ہے آپ وہاں
چلیں اور جو آپ کو شنکائیں ہوں کریں میں آپ کو جواب دوں گا۔ اب آپ میرے
سوالوں کا جواب دیں اس قیمتی وقت کو ادھر ادھر کی باتوں میں ضائع نہ کریں
یہ غلط ہے کہ ویدوں میں مانس کھانے کا حکم ہے آپ ایک منتر بھی ایسا پیش نہیں
کر سکتے جس میں مانس کھانے کا حکم ہو۔ پنڈت جی کہتے ہیں کہ شبدوں کے

انیک ارتھ ہوتے ہیں اس لئے اس کے ارتھ اور ہیں۔ پنڈت جی یہ ارتھ میرے کئے ہوئے نہیں ہیں یہ ارتھ پنڈت جوالا پرشاد ودیارتھی مراد آبادی جو کہ سناتن دہرم کے ایک بڑے اوپدیشک تھے ان کے کئے ہوئے ہیں سمجھیئے گا میں پھر آپ کو پڑھ کر سُناتا ہوں (پنڈت منسارام جی نے ان اشلوکوں کے ارتھ پنڈت جوالا پرشاد جی کے کئے ہوئے پھر پڑھ کر سُنا دئے) اگر کسی کو یہ شک ہو کہ اس میں یہ ارتھ لکھے ہوئے نہیں ہیں تو کوئی بھاشا کے جاننے والے سجن یہاں آ کر ان ارتھوں کو پڑھ کر سُنا سکتے ہیں۔

پنڈت گورودت جی (اوپدیشک سناتن دہرم پرتی ندھی سبھا لائل پور) کھڑے ہو کر) میں پڑھ کر سُنانا چاہتا ہوں۔

پنڈت منسارام جی۔ ہاں اگر دہرم سے پڑھ کر سنائیں تو یہاں آ جائیں۔

تب پنڈت گورودت جی پنڈت منسارام کی میز کے پاس آئے اور پنڈت منسا رام جی نے بالمیکی رامائن کا وہ ورق جس میں راجا دشرتھ کے یگیہ میں تین سو جانوروں کے مارنے کا ذکر تھا اور جس میں کوشلیا کا گھوڑے کو مارنا اور کوشلیا کا ایک رات گھوڑے کے پاس نواس کرنا اور براہمنوں کا گھوڑے کے ساتھ کوشلیا کو جوڑنا لکھا ہوا تھا پنڈت گورودت جی کے ہاتھ میں دے دیا پنڈت گورودت جی نے ورق کو ہاتھ میں لے کر دیکھنا شروع کیا جب اس ورق میں ان کو یہ پتہ نہ لگا کہ کہاں سے پڑھنا ہے تو :-

پنڈت منسارام جی۔ (انگلی سے ورق کے اوپر اشارہ کر کے) پنڈت جی مہاراج یہاں سے پڑھیئے گا۔

پنڈت گوروودت جی (گروہ میں آکر اور اکڑ کر) بس تم بیٹھ جاؤ میں خود پڑھ
ہونگا۔

پنڈت منسارام۔ پنڈت جی مہاراج آپ گھبرائیں نہیں میں یہ دیکھنا چاہتا
ہوں کہ آپ ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں یا کہ نہیں۔

پنڈت گورودت جی (تیج دتاب کھا کر) نہیں صاحب آپ پرے ہوکر بیٹھ
جاویں آپ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

پنڈت منسارام جی اس کے بعد کرسی پہ بیٹھ گئے اور پنڈت گورودت جی نے
اس ورقے میں سے سنسکرت پڑھنا شروع کیا جب وہ سنسکرت پڑھ چکے
تو پبلک کو مخاطب کر کے بولے۔

پنڈت گورودت جی۔ سنو بھائی میں اس سنسکرت کا ارتھ کر کے سناتا ہوں

پنڈت منسارام جی۔ آپ اس میں سے جو پنڈت جوالا پرشاد جی کا ارتھ کیا
ہوا ہے وہ پڑھ کر سنادیں۔

پنڈت گورودت جی۔ نہیں صاحب ہم بھی تو پنڈت ہیں ہم خود اس کا ارتھ
کر کے سنائینگے

پنڈت منسارام جی۔ (میز پر کھڑے ہوکر) صاحبان: میں نے پنڈت گورودت
جی کو اس لئے بلایا تھا کہ وہ پنڈت جوالا پرشاد جی مراد آبادی کے کئے ہوئے ارتھوں
کو پڑھ کر سناویں اس لئے نہیں بلایا کہ وہ اپنے ارتھ کر کے سنائیں۔ اس پر پبلک
میں شور مچگیا ارتھ پڑھ کر سناؤ۔ ارتھ پڑھ کر سناؤ۔

پنڈت گورودت جی۔ بھائی چپ رہو میں آپ کو ارتھ کر کے سناتا ہوں۔

پنڈت منسارام جی۔ جب تک آپ پنڈت جوالا پرشاد جی کے کئے ہوئے ارتھوں سے انکار نہ کرینگے آپ کو یہ ارتھ پڑھ کر سنانے پڑینگے۔

پبلک۔ پنڈت جی آپ اس ورتے میں کئے ہوئے بھاشا ٹیکا کو پڑھ کر سنا دیں۔

پنڈت جگت رام جی (پریذیڈنٹ سناتن دھرم سبھا) صاحبان خاموش ہو جائیں پنڈت جی ارتھ کر کے سناتے ہیں۔

پبلک۔ (پنڈت جگت رام جی کی طرف مخاطب ہو کر اور اشارہ کر کے) بس پنڈت جی آپ کو اب بیچ میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے آپ مہربانی کر کے بیٹھ جاویں۔ پنڈت جی بھاشا ٹیکا سنا دیں۔

اسوقت تمام منڈپ میں شور مچ گیا پنڈت گورودت جی یہ چاہتے تھے کہ میں اپنا ارتھ کر کے سناؤں اور سناتن دھرمی بھی یہ چاہتے تھے کہ کچھ جھوٹ موٹ ارتھ کر کے پبلک کو دھوکہ میں ڈال دیا جاوے اور شور مچاتے تھے۔ کہ پنڈت جی کے کئے ہوئے ارتھوں کو سنو۔ آریہ سماجی یہ کہتے تھے کہ پنڈت جوالا پرشاد جی کے کئے ہوئے ارتھوں کو کیوں نہیں سنایا جاتا۔ جبکہ پنڈت گورودت کو سنانے کے لئے ہی بلایا گیا ہے۔ پبلک بھی شور مچا کر کہہ رہی تھی کہ ورتے میں کی ہوئی بھاشا ٹیکا کو سنایا جاوے۔ پنڈت جگت رام جی بار بار پبلک کو اشتعال دلانے کے لئے اٹھتے تھے لیکن بے سود۔ پبلک ان کو ہتک آمیز لہجے میں بیٹھنے کا اشارہ کرتی تھی اسوقت سناتن دھرم سبھا کے اپدیشکوں اور کارکنوں کی حالت قابل رحم تھی وہ یہ چاہتے تھے کہ ارتھ پڑھ کر نہ سنائے جاویں کیونکہ ارتھ سنانے پر سارا پول کھل جاوے گا کبھی یہ چاہتے تھے کہ شور و غل ہو کر جھگڑا پڑ جاوے

اور یہ بلا گلے سے ٹلے لیکن آریہ سماجی مستقل مزاجی سے کھڑے رہے اس وقت سناتن دھرمیوں کی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں سے یہ عین ممکن تھا کہ یہ شور و شر فساد کی صورت اختیار کر جاوے لیکن پنڈت برہمانند جی مستقل پریذیڈنٹ سناتن دھرم سبھا کھنڈوہ نے (جو ایک شریف النفس دور اندیش اور شانتی پسند شخص ہیں) اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا اور جھٹ گھڑی ہاتھ میں لے کر پلیٹ فارم پر آ کر کھڑے ہو گئے اور دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر اور سیٹی بجا کر لوگوں کو چپ کرایا اور فرمانے لگے۔

پنڈت برہمانند جی۔ ہم پنڈتوں کے ترجمہ کو نہیں مانتے وہ کچھ کا کچھ ترجمہ کر دیتے ہیں۔

پنڈت منسا رام جی۔ صاحبان سن لیجئے آج سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت جوالا پرشاد جی کا دیا وارنٹ بھی ہوا یہ بیشک سناتن دھرم سبھا کے ترجمے کے ماننے سے انکار کیا جاتا ہے۔

پنڈت جگت رام جی۔ جو یہ کہا جاتا ہے کہ ہم پنڈت جوالا پرشاد جی کے ٹیکے کو نہیں مانتے یہ بالکل غلط ہے سناتن دھرم یہ مانتی ہے کہ یہ کتاب ٹھیک ہے اور اس کا ایک ایک اکشر درست ہے۔

اس کے بعد پھر پبلک میں شور مچ گیا کہ ٹیکا سناؤ ٹیکا سناؤ جب پنڈت برہمانند جی نے دیکھا کہ اب پبلک پنڈت گرودت جی کی من مانے جھوٹ موٹھ ارتھ سننے کے لئے طیار نہیں ہے اور پنڈت جوالا پرشاد جی کی ٹیکا سنانے پر زور دے رہی ہے۔ اور پنڈت جوالا پرشاد کی ٹیکا سنانے میں بھی سناتن دھرم کا

یوں لکھتا ہے تو جھٹ پنڈت گورودت جی کو واپس آ جانے کا حکم دیا اور رامائن کا در
پنڈت گورودت جی کے ہاتھ سے لے کر پنڈت منسا رام جی کے حوالے کر دیا اور پنڈت
جگت رام جی کو جو کہ اسوقت کھڑے ہو کر کچھ کہنا چاہتے تھے یہ کہہ کر بیٹھا دیا کہ سناتن دھرم
کے پلیٹ فارم کی ذمہ داری میرے پر ہے آپ پر نہیں ہے۔"

جس سے پبلک کو بھی پتہ لگ گیا کہ دراصل سناتن دھرم سبھا بھٹنڈہ کے پریذیڈنٹ
پنڈت برہمانند جی ہی ہیں اور پنڈت جگت رام جی تو محض پلیٹ فارم کے پردہ
ہیں۔ خیر مطلب یہ کہ پنڈت برہمانند جی کے پربندھ سے پبلک میں شانتی ہو گئی
اور پنڈت برہمانند جی نے پنڈت منسا رام جی کو اپنی بقیہ تقریر کرنے کے
اشارہ کیا۔ پنڈت منسا رام جی کھڑے ہو کر تقریر شروع کرنا ہی چاہتے تھے
سناتن دھرم کے پلیٹ فارم سے ایک شخص کہ جنکا نام لالہ رامچندر وکیل برنالہ
تھا کھڑے ہو گئے۔

لالہ رامچندر۔ اگر اجازت ہو تو میں دو منٹ کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں

پنڈت برہمانند جی۔ ہاں آپ کہہ سکتے ہیں۔

لالہ رامچندر جی۔ میرے بزرگو اور بھائیو میں آپ کے سامنے بچہ ہوں اس
لئے کوئی نصیحت میں آپ کو کرنا نہیں چاہتا صرف ایک پرارتھنا کرنا چاہتا ہوں
وہ یہ ہے کہ سناتن دھرم اور آریہ سماج دونوں ہی ویدوں کو ماننے والے ہیں
ان کی آپس میں لڑائی کو دیکھ کر لوگ ہنستے ہونگے میرے خیال میں شاستر ارتھ بند
ہونا چاہیئے یہ شنکا نئی نہیں ہے تین چار سال کا عرصہ ہوا جب پنڈت منسا رام
جی نے برنالہ سناتن دھرم سبھا کے جلسہ پر بھی شنکا کی تھی یہی پنڈت جی جواب

دینے والے تھے وہاں پر لاٹھی اُٹھ پڑی تھی (جوش میں آکر پبلک کو
اشتعال دلا کر) اور لاٹھی کھڑی بھی کیوں نہ ہو ہم سناتن دھرمی ماتا کوشلیا
کے متعلق ان لفظوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ارے سناتن دھرمیوں
نہیں ڈوب کر مر جانا چاہیئے تمھاری ماتا کوشلیا کے لئے کیسی کیسی باتیں
کہی جا رہی ہیں۔ پنڈت منسارام شنکا کرنے نہیں آتے یہ سناتن دھرم سبھا
کی جڑ اُکھیڑنے کے لئے آتے ہیں۔ میں سناتن دھرمیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں
کہ وہ پنڈت منسارام جی کو کبھی بھی وقت نہ دیں۔ وغیرہ وغیرہ
پبلک۔ پریزیڈنٹ صاحب۔ انھوں نے صرف دو منٹ مانگے تھے یہ تو نیا لکچر
شروع کر دیا مہربانی کر کے ان کو بٹھایا جاوے۔
پنڈت برہمانند جی۔ (لالہ رامچندر جی کو ہاتھ کا اشارہ کر کے) اب آپ
بیٹھ جائیں وقت بہت ہو گیا ہے۔
لالہ رامچندر جی۔ اچھا بس میری بھی پرارتھنا ہے کہ یہ شاستر ارتھ اب بند
ہونا چاہیئے میں بیٹھتا ہوں۔
پنڈت جگت رام جی۔ ہاں ٹھیک ہے آپ کا یہ خیال ہو گا۔ ہم اس سے
متفق نہیں ہیں۔
پنڈت برہمانند جی۔ (پنڈت جگت رام کی طرف اشارہ کر کے) آپ بیٹھ جائیں
(پنڈت منسارام جی کو اشارہ کر کے) آپ شروع کریں۔
پنڈت منسارام جی۔ حاضرین جلسہ آپ نے اچھے پرکار سے
دیکھ لیا کہ سناتن دھرم والے پنڈت جوالا پرشاد جی کی ٹیکا کو پڑھنے

یں کیسی ٹال مٹول کرتے ہیں اور وہ پڑھ بھی نہیں سکتے کیونکہ اس ہیں
صاف طور سے ارتھ کئے گئے ہیں آپ لوگوں کو میں ایک بار پھر پنڈت
جوالا پرشاد جی کے کئے ہوئے ارتھ سنا دیتا ہوں۔ دیکھئے پنڈت
جی اس کے ارتھ اس طرح سے کرتے ہیں:-

ارتھ

पहिले कहे हुवे खंभों में तीन सौ पशु और महाराज का अश्व रत्न बांधा था॥ ३२॥ पटरानी कौशल्या जी उस अश्व की परिचर्या प्रोक्षणादि कर के तीन खड्ग से प्रसन्नता पूर्वक उस का बध किया॥३३॥ तदनन्तर कौशल्या जी वहां धर्म प्राप्ति की कामना से स्वस्थचित्त हो उस अश्व के निकट एक रात्रि तक रहीं॥३४॥ { यह हम कुछ नहीं कहना चाहते कि एक रात्रि घोड़े के पास क्यों रहीं ये सनातनधर्मी बतलाएं } तब होता अध्वर्यु व उद्गाता ओं ने राज महिषी व परिवृत्ति सहित वावाता को " { क्षत्रिय राज की वैश्या स्त्री वावाता और शूद्रा स्त्री परिवृत्ति कहीजाती है } यज्ञीय अश्व के साथ नियोजित किया { ये हम नहीं बताते कि कैसे नियोजित किया ये आप बतायें }

پہلے کہے ہوئے کھمبوں میں تین سو پشو اور مہاراج کا گھوڑا اور بہی رتن باندھا گیا تھا پٹ رانی کوشلیا جی نے اس گھوڑے کی پوجا وغیرہ کر کے تین کھڑگ سے پرسنتا پوروک اس کا بدھ کیا اس کے بعد کوشلیا جی وہاں دہرم پراپتی کی کامنا سے سستھر چیت ہوکر اس گھوڑے کے پاس ایک راتری تک رہیں (یہ ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے کہ ایک رات گھوڑے کے پاس کیوں رہیں یہ سناتن دہرمی بتلاویں) تب ہوتا ادہریو دادگاتا ؤں یعنی پرہتوں نے اسکو لگیہ سمبندھی گھوڑے کے ساتھ جوڑا (یہ ہم نہیں بتانا چاہتے کہ کیسے جوڑا یہ سناتن دہرمیوں کو بتانا چاہئے اور اگر ہمارے سے ہی پوچھنا ہے تو لیجئے یجرویدہی دہر بھاشیہ ادھیائے ۲۳ منتر ۲۰ میں صاف لکھا ہے سُنیئے :—

महीषी स्वयमेवाश्वस्य शिश्नमा कृष्य स्वयोनौ स्थापयति
यजुर्वेद महीधर भाष्य अध्याय २३ मंत्र।२०।

ترجمہ :— یجمان کی استری گھوڑے کے لِنگ کو اپنے آپ کھینچ کر اپنی یونی (اندام نہانی) میں ستھاپن کرتی ہے —
لیجئے اس طرح سے آپ کے مہی دہر بھاشیہ میں اس کی ترکیب لکھی ہے —
میں حیران ہوں کہ سناتن دہرم سبھا ان باتوں سے صاف طور سے

کیوں انکار نہیں کر دیتی - یہ دھرم اور اخلاق سے گری ہوئی باتیں دام مارگ اور مسلمانوں کے زمانے میں ہماری پوتر کتابوں میں ہم کو بھرشٹ کرنے کے لئے ملائی گئی ہیں نہ جانے سناتن دھرم ان کو کیوں موسل کی طرح پکڑے ہوئے بیٹھا ہے صاف طور سے کیوں اعلان نہیں کیا جاتا کہ یہ باتیں وید کے خلاف ہیں اور ملاوٹی ہیں ان باتوں کا جھوٹ موٹ جواب دینے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان باتوں کا اس کے سوائے کوئی جواب نہیں ہے کہ ان کو چھوڑ دیا جاوے۔

لالہ رامچندر جی نے کہا کہ اس مضمون پر میرا پنڈت راج نارائن سے برنالہ میں شاستر ارتھ ہوا تھا اور لاٹھی چلی پڑنے والی تھی یہ بات بالکل جھوٹ ہے میرا اس مضمون پر نالہ میں سوامی پرکاشانند جی سے شاستر ارتھ ہوا تھا وہاں کوئی فساد کی بات ظہور میں نہیں آئی - بلکہ کو ماتا کوشلیا کا نام لیکر اشتعال دلایا جاتا ہے تو کیا ماتا کوشلیا اکیلے سناتن دھرمیوں کی ہی ہیں آریہ سماجیوں کی نہیں ہیں۔ ہمارا منہ جلجاوے اگر ہم ماتا کوشلیا کے متعلق کوئی بھی اس قسم کا فقرہ استعمال کریں۔ میں اپنی ماں سے ہزار گنا زیادہ ماتا کوشلیا کی عزت کرتا ہوں لیکن میں کیا کروں ان گندے پانڈوں میں ماتا کوشلیا کے متعلق اخلاق سے گری ہوئی باتیں لکھی پڑی ہیں جو مجھے کہنی پڑتی ہیں پیارے سناتن دھرمیو تمہیں شرم نہیں آتی کہ اس ماتا کوشلیا کے متعلق کہ جنکی گود سے مریادا پرشوتم شری رامچندر جی جیسے دھرماتما پُرش

پیدا ہوئے ان کے متعلق یہ مانا جاوے کہ ان کا گھوڑے کے ساتھ
سینوگ ہوا بھائی آریہ سماج کی بات کو مانو اور ان گندی باتوں کو
نکال کر باہر پھینکدو۔ آریہ سماج نے بالمیکی راماین کو شدھ کرکے چھپوا
دیا ہے اسکو پڑھو اس میں یہ باتیں آپ کو نہیں ملینگی۔

پنڈت راج نارائن جی۔ میں نے پہلے ہی جواب دے دیا تھا۔
کہ وہاں پر لکھا ہے کہ کوشلیا دھرم کی کامنا کرتی ہوئی رہی اور وہاں
پر اندر ہی جیت دیوتا موجود تھے آپ نے مہی دھر بھاشیہ کو پیش کیا
ہے ہم سناتن دھرمی لوگ مہی دھر بھاشیہ کو نہیں مانتے ہم تو سائن آچاریہ
کے بھاشیہ کو مانتے ہیں آپ نے اس کا جواب نہیں دیا کہ سنسکار ودھی
میں بھگائے سواہا لکھا ہوا ہے کیا اس کے معنی یونی کے
لئے سواہا ہیں۔ آریہ سماج کی کتابیں گند سے بھری پڑی ہیں یجر وید کے ادھیائے
۶ منتر ۱۴ میں لکھا ہے کہ گرو اپنے شش کی گدا کو شدھ کرے کیا
عجیب فلاسفی ہے ذرا مہربانی کرکے بتلایا تو جاوے کہ یہ کارروائی کس طرح
سے عمل میں آتی ہے۔ یجر وید میں لکھا ہے کہ اندھے سانپوں کو گدا سے
پاٹو واہ واہ کیسی بڑھیا بات سوامی جی نے لکھی ہے آریہ سماجی لوگ خوب
پریکٹس کرتے ہونگے ہمارے سے تو جب کہا گیا کہ تم بھی یہ پریکٹس کرو۔ ہم
نے کہا بھائی ہم سے تو یہ کام ہوتا نہیں یہ لو تمہارا آریہ سماج چھوڑا۔ مانس
کے بارے میں میں کہہ چکا ہوں کہ براہمنوں کے لئے وہ نہیں ہے اجی
بیل گائے کا مارنا تو آپ کے یہاں بھی لکھا ہے ؛

پنڈت منسا رام جی۔ صاحبان آپ نے پھر سن لیا کہ پنڈت جی نے
میرے سوالوں کا کچھ جواب دیا ہے یجروید کی عبارت کو پورے طور سے
نہ پڑھ کر لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے جھوٹ موٹ باتیں آریہ سماج
کے متعلق کہنی شروع کر دیں ہیں مطلب پنڈت جی کا یہ ہے کہ آریہ سماج کا پنڈت
ان سوالوں کے جواب میں لگ جاوے اور اصلی باتیں رہ جاویں لیکن یہ بات
نہیں ہو سکے گی میں یہاں آریہ سماج پر کئے ہوئے سوالوں کا جواب دینے
نہیں آیا بلکہ میں تو چند اپنی شنکائیں آپ سے سمادھان کرنے آیا ہوں۔
اگر آپ ان کا جواب دے سکتے ہیں تو دیں ورنہ صاف کہہ دیں کہ ہم شنکاؤں
کا سمادھان نہیں کر سکتے پھر آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر آکر آپ ان سب سوالوں
کو کریں ہم اس کا جواب دینگے بار بار کہا جاتا ہے کہ سنسکار ودھی میں
بھگ ناگے سواہا لکھا ہوا ہے پنڈت جی ذرا اس لفظ کے معنی امرکوش میں
تو دیکھیں شلوک میں آپ کو سناتا ہوں

امرکوش کانڈ ۳ ورگ ۲۳ شلوک ۲۶

भगं श्रीकाममाहात्म्य वीर्ययत्नार्ककान्तिषु ॥
अमर कोश कांड तीसरा वर्ग २३ श० २६

ترجمہ :- بھگ۔ یہ ایک نام لکشمی کام ایشوریہ ویریہ یتن ارک
کیرتی ان کا ہے۔ سنسکار ودھی میں جو بھگائے سواہا آیا
ہے۔ اس کا یہ ارتھ ہے کہ ہے پرماتمن میں لکشمی اور کیرتی کے
لئے آپ کی آگیا کا پالن کرتا ہوں آپ ہمیں یہ دان دیجئے

کہئے اس میں کیا اعتراض کی بات ہے۔ کیا بڑھیا جواب دیا ہے کہ وہاں جتیندری
دیوتا موجود تھے ہاں صاحب سناتن دھرم کے سارے ہی دیوتا جتیندری ہیں
سب سے پہلے تو برہما وہاں پر ہونگے جو اپنی پتری کے پیچھے کاماتر ہو کر بھاگے
اور دوسرے وہاں پر وشنو ہونگے جنہوں نے جالندھر راکشش کی استری
کا جس کا نام برندا تھا پتی ورت دھرم کھنڈت کیا وشنو کا پتھر بنکے شالگرام
جی بنے اور برندا کی تلسی بن گئی اور اب سناتن دھرمی آئے سال ان کا
وواہ کرواتے ہیں کیوں صاحب برندا تو جالندھر کی استری تھی اب جو اس کا
وشنو کے ساتھ آئے سال وواہ کرایا جاتا ہے اسکا کیا پنر وواہ تو نہیں ہے
تیسرے وہاں پر اندر ہونگے جنہوں نے گوتم کی استری اہلیا سے سماگم
کیا چوتھے وہاں پر سورج ہونگے جنہوں نے کنواری کنتی کے گربھ کر دیا
پانچویں وہاں پر پاراشر ہونگے جنہوں نے کشتی میں ہی ستیہ وتی کو گربھ وتی
کر دیا اور چھٹے وہاں پر سب دیوتاؤں کے گورو برہسپتی ہونگے۔ جن کی
کتھا مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۱۰۴ میں اس طرح آتی ہے کہ
اُتتھ رشی کی استری کا نام ممتا تھا وہ گربھ وتی تھی اُتتھ رشی تپ کرنے کیلئے
جنگل میں چلے گئے اس کے بعد اُتتھ رشی کے بھائی اور دیوتاؤں کے گرو
برہسپتی کی ممتا پر خراب درشٹی ہو گئی اور اس سے بھوگ کرنا چاہا ممتا نے
ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں گربھ وتی ہوں اور تیرے بھائی کا گربھ میرے پیٹ
میں وید پڑھتا ہے اور تمہارا بیج بھی خالی جانے والا نہیں ہے اور میرے
پیٹ میں دو کی گنجائش نہیں ہے اس لئے آپ مہربانی کر کے مجھے معاف

کریں جب برہسپتی نے ممتا کی پرارتھنا پہ کوئی دھیان نہ دیا تو پیٹ کے اندر سے
لڑکا بولا چاچا جانے دے میں پہلے ہی بڑا دکھی ہوں لیکن برہسپتی جی کس
کی سننے والے تھے زبردستی ممتا سے بھوگ میں پرورت ہوئے جب
بیج کے گربھ میں جانے کا وقت آیا تو لڑکے نے اندر سے دونوں پاؤں کی ایڑیوں
کو جوڑ کر گربھ کے دروازے کے آگے اڑا دیا اور بیج کو اندر داخل ہونے نہیں دیا
جب برہسپتی کارروائی کر کے اٹھے تو اپنے بیج کو زمین پہ گرا ہوا دیکھ کر بڑے
کرودھ میں آئے اور شاپ دیا کہ ہے لڑکے چونکہ تم نے میرے بیج کو اندر
نہیں جانے دیا اسلئے جا تو اندھا پیدا ہوگا جس سے دیرگھ تما رشی اندھا پیدا
ہوا کہئیے یہی جتیندری دیوتا وہاں پہ ہونگے کیوں سناتن دھرم کی مٹی خراب
کرنے لگے ہو کیوں لوگوں سے ہنسی اڑواتے ہو کیوں نہیں صاف اقبال
کر لیتے کہ یہ ملاوٹی باتیں ہیں جو سناتن دھرم کے دشمنوں نے پوتر کتابوں میں
داخل کر دی ہیں آج کہتے ہیں کہ ہم بھی دھرم بھاشیہ کو نہیں مانتے۔ اگرچہ آج یہ
پہلا موقعہ ہے کہ سناتن دھرم کے پلیٹ فارم سے بھی دھرم بھاشیہ سے انکار کیا
گیا ہے لیکن پھر بھی بڑے ہرش کی بات ہے کہ اتنے دنوں کے بعد سناتن دھرم
کو عقل آ گئی اور اس بداخلاقی سے بھرے ہوئے وام مارگیوں کے بھاشیہ
سے انکار کر دیا میں پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ جس پرکار سے سناتن دھرم نے
آج بھی دھرم بھاشیہ سے انکار کیا ہے اسی پرکار سے ان گندگی کے پلندوں
یعنی پرانوں سے بھی انکار کر دے تو سناتن دھرم کا کلیان ہو جاوے۔
آریہ سماج سناتن دھرم کا برا نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ بھلائی چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ

وہ جانتا ہے۔ کہ جبتک سناتن دہرم ان گند کے پلندوں کو باندھ کر ندی میں نہیں بہا دیتا تب تک سناتن دہرم کی اُنتی نہیں ہو سکتی۔ سناتن دہرم اور آریہ سماج میں اگر کوئی بھید ہے تو اسی بات کا ہے کہ آریہ سماج ان گندی کتابوں کو دام مارگیوں کی اور سناتن دہرمیوں کے دشمنوں کی بنائی ہوئی تسلیم کرتا ہے کیونکہ ان میں کوئی ایسا رشی یا دیوتا نہیں ملتا جس پر کہ گندے سے گندہ الزام نہ لگایا گیا ہو۔ اگر ان گند کے پلندوں کو سناتن دہرم سے نکال دیا جائے تو آج سناتن دہرم اور آریہ سماج ایک ہے کہا جاتا ہے کہ ہم سناتن دہرم کا علیحدہ سنگھٹن کرینگے کیا کہنے ہیں ان گند کے پلندوں کو مانتے ہوئے عیسائی اور مسلمانوں کے مقابلے میں سنگھٹن یہ منہ اور مسور کی دال۔ بھائی صاحب اگر عیسائی اور مسلمانوں کے مقابلے میں سنگھٹن ہو سکتا ہے تو وہ آریہ سماج کے ہی پلیٹ فارم پر ہو سکتا ہے۔ آئے تو کوئی عیسائی یا مسلمان آریہ سماج کے مقابلے میں تو اسکو پتہ لگے لیکن آج عیسائی اور مسلمانوں میں یہ دم نہیں ہے کہ وہ آریہ سماج کا مقابلہ مذہبی میدان میں کر سکیں کیونکہ ویدک دہرم کے سدھانت وہ اٹل ہیں کہ عیسائی اور مسلمان ان کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتے میں تو خود سناتن دہرمی ہوں کیونکہ سناتن دہرم ویدوں کے پراچین دہرم کا نام ہے مجھے دکھ ہوتا ہے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ اپنے آپ کو سناتن دہرمی ماننے والے ایسی کتابوں کو مان رہے ہیں جن میں ہمارے رشیوں پر بدتر سے بدتر الزام لگائے گئے ہیں یہ میرے پاس بھاگوت پران رکھا ہوا ہے اسمیں یوگی راج شری کرشن جی کے متعلق وہ کونسا الزام ہے جو نہ لگایا گیا ہو جل

میں سنان کرتی ہوئی گوپیوں کے کپڑے لے کر کدمپ پر چڑھنا ان کے کپڑے مانگنے پر ان کو کہنا کہ ننگی جل سے باہر آؤ جب وہ آگے پیچھے ہاتھ دے کر باہر آئیں تو ان کو یہ کہنا کر دونوں ہاتھوں کو اوپر کو جوڑ کر کپڑے مانگو شری کرشن جی کا کبجا کے ساتھ بھوگ کرنا راس لیلا میں کسی گوپی کا منہ چوم لینا کسی کی چھاتی پکڑ لینا اور کبھی کو گلے سے لپٹا لینا وغیرہ وغیرہ باتیں کیا شری کرشن جی کی پاک زندگی کے اوپر ایک گندگی کا بدنما داغ نہیں ہے ہا ہا وہ یوگی راج شری کرشن جی جنہوں نے گیتا جیسے امرت کا اُپدیش کیا ان کے اوپر اس قسم کے گندے حملے کرنے والی کتاب کو دھرم پستک مانا جاوے ڈوب مرنے کی بات ہے بس اخیر میں میں اپنے سناتن دھرمی بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ اگر سناتن دھرم کی اُنتی چاہتے ہیں تو اس قسم کی کتابوں کو تلانجلی دے کر ویدوں کے ست مارگ پر چلنا آرمبھ کریں اسی میں سناتن دھرم کا کلیان ہے انیتھا نہیں۔

پنڈت راج نارائن جی۔ سناتن دھرم پہلے سے ہی بھی دھرم بھاشیہ کو نہیں مانتا میں نے کہہ دیا کہ وہاں پر لکھا ہوا ہے کہ دھرم کامنا کرتی ہوئی کوشلیا ایک رات گھوڑے کے نکٹ رہی اگر سنسکار ودھی میں لکھے ہوئے بھگ شبد کا دوسرا ارتھ لکشمی ہو سکتا ہے تو ہمارا دوسرا ارتھ کیوں نہیں ہو سکتا۔ اجی آج راج نارائن سے واسطہ پڑا ہے منا کر چھوڑوں گا میری یہ عادت ہے اگر کوئی نہ مانے تو گردن پکڑ کر یاد دلا دوں گا (دو تین فقرے رٹے ہوئے سنسکرت کے بول کر) اگر پنڈتائی رکھتے ہو تو سنسکرت میں بولو خبردار آج فیصلہ

کرسکے جاؤ ورنہ میں یہ سمجھوں گا کہ تم براہمن کا بیج نہیں ہو۔

پنڈت منسارام جی۔ (میز پر کھڑے ہو کر) صاحبان۔

پنڈت جگت رام جی۔ (پنڈت منسارام جی کی طرف اشارہ کرکے) آپ بھی سنسکرت میں بولیں۔

پنڈت منسارام جی۔ اگر مجھکو ان دس منٹوں کے علاوہ بیس منٹ اور دیے جاویں تو میں ۲۰ منٹ سنسکرت میں ہی تقریر کردوں۔

پنڈت جگت رام جی۔ میں آپ کو ۲۰ منٹ دیتا ہوں آپ سنسکرت میں بولیں۔

پنڈت منسارام جی (میز پر تیار کھڑا ہو کر) بہت اچھا میں سنسکرت میں اپنی تقریر شروع کرتا ہوں۔

پبلک۔ تقریر بھاشا میں ہونی چاہیے سنسکرت میں ہمیں کوئی لابھ نہ ہوگا۔

پنڈت برہمانند جی (منتظم جلسہ) (پنڈت منسارام جی کی طرف اشارہ کرکے) پنڈت جی آپ دس منٹ میں اپنی آخری تقریر ختم کریں پھر آپ کو وقت نہ ملے گا۔ میں سنسکرت میں بولنے کی آپ کو اجازت نہیں دیتا آپ بھاشا میں اپنی اخیری تقریر شروع کریں۔

پنڈت منسارام جی۔ حاضرین جلسہ آپ لوگوں نے دیکھ لیا ہے کہ سناتن دھرم سبھا کی طرف سے میرے چاروں سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیا گیا اس سوال کو کہ سناتن دھرم کی درشٹی سے سکھ جاٹ سنار اور کائستھ کس ورن

میں ہیں چھوا تک بھی نہیں گیا اچھوتوں کے متعلق اب تک نہیں بتلایا گیا کہ
وہ سناتن دھرم کے خیال سے مسلمان عیسائی لوگوں کی نسبت اچھے ہیں۔
یا برے اور سیتہ دتی کا ورن ابھی تک نہیں بتلایا گیا۔ رہ گیا مالش کا سوال
اس کے متعلق جو کچھ سناتن دھرم کی مٹی پلید ہوئی ہے وہ آپ نے دیکھ ہی لی
اب جبکہ سوالوں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ ادھر ادھر کی باتوں میں وقت
ضائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ سناتن دھرم کے پنڈت یہ خیال کئے ہوئے ہیں۔
کہ آریہ سماج میں کوئی سنسکرت نہیں جانتا اور پنڈت راج نارائن جی نے
بھی چند ایک سنسکرت کے رٹے ہوئے لفظ بول کر ساری پنڈتائی ختم کر دی
پنڈت جی مہاراج سنسکرت پڑھنے سے آتا ہے باتوں سے نہیں آتا اور نہ ہی
اردو یا فارسی کی کتابوں کے رٹنے سے آتا ہے آپ کی سنسکرت کی لیاقت کا تو
اسی وقت پتہ چل گیا تھا جب آپ بھاشا کو بھی پڑھتے ہوئے بیس بیس بار لہ
رکتے تھے۔ اگر سنسکرت پڑھنا ہے تو دو چار سال گھر سے باہر لگائیں تپ کریں۔
تب سنسکرت آوے گا آپ کو یہ خیال ہو کہ میں سنسکرت نہیں جانتا تو لیجئے میں
آپ کو پرمان دیتا ہوں (دو سندیں اور ایک میڈل دکھا کر) دیکھئے یہ سند
میرے پاس کاشی سنسکرت یونیورسٹی کی ہے جس پر کاشی کے پنڈتوں کے
دستخط ہیں اور یہ لیجئے دوسری سند پنجاب یونیورسٹی کی اور ایک چاندی کا
تمغہ ہے جو ہریانہ گورکشیہ سناتن دھرم پاٹھ شالہ حصار کی طرف سے مجھ کو ملا
ہوا ہے یہ تینوں پرمان موجود ہیں اگر کسی کو شک ہو تو آکر دیکھ سکتا ہے۔ اگر
آپ کے پاس بھی کوئی سنسکرت کے پتر (پرمان) ہوں تو پبلک میں پیش کریں ورنہ

اردو فارسی پڑھ کر پنڈتائی کا غرور کرنا فضول ہے۔
پنڈت منسارام جی کی تقریر سے پبلک کی آنکھیں کھل گئیں اور سناتن دھرمیوں نے جب پنڈت منسارام جی کی سندوں کو دیکھا اور پنڈت راج نرائن جی کے منہ پر ہوائیاں اڑتی ہوئی نظر آئیں اور تمام پبلک کے اوپر آریہ سماج کی سچائی کا سکہ نظر آیا تو بغلیں جھانکنے لگے اور ناکامیابی کی شرمندگی سے بدن پانی پانی ہو گئے پنڈت منسارام جی کی تقریر ابھی ختم بھی نہ ہونے پائی تھی۔ کہ دھرم کے ٹھیکہ داروں نے شور مچانا شروع کیا اس سے تمام پبلک کے اندر گڑبڑ مچ گئی اور منتظم کے لئے بھی انتظام کا قابو میں رکھنا ناممکن ہو گیا۔ بہت کوشش کی گئی کہ پبلک میں شانتی ہو جاوے اور پنڈت منسارام جی کی تقریر پوری۔ پبلک کے روبرو پیش کی جاوے لیکن سناتن دھرمیوں نے تو اس بات کو اچھی پرکار سے سمجھ لیا تھا کہ اب جان چھڑانے کا اس سے اچھا کون موقع آئیگا خوب شور مچایا آخر جب آریہ سماج نے یہ سمجھ لیا کہ اب پبلک کا جمنا مشکل ہے تو آخر مجبوراً سبھا کو سماپت کیا گیا اور آریہ دیر ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگاتے ہوئے آریہ سماج مندر میں آئے اور سب نے مل کر سندھیا اور پرارتھنا کی اور خوشی خوشی سے ایک دوسرے کو جے کے نمستے کرتے ہوئے رات کے دس بجے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے ؂
سبھا کے سماپت ہوتے ہی سننے والوں کے غول بازاروں میں سے نکلنے شروع ہوئے ہر ایک آدمی کی زبان پر آریہ سماج کی جیت کا اور سناتن دھرم کی ہار کا چرچا تھا سناتن دھرم والوں کو بازار میں منہ دکھانا مشکل

ہو رہا تھا سچائی پسند سناتن دھرمیوں نے بھی سناتن دھرم کی ہار کو تسلیم کر لیا اور
تمام کارکنوں کے حوصلے ٹوٹ گئے اور سناتن دھرم منڈپ میں ماتم سا چھا گیا
اس پر سناتن دھرم کے ذمے دار آدمیوں نے سوچا کہ اب کیا کیا جاوے کسی نہ
کسی طرح سے اس کو جو کہ ہماری کتابوں میں صاف طور سے ثابت ہو گیا ہے
دبایا جاوے اس خیال کو مدنظر رکھ کر دو آدمیوں کو پنڈت گردھر شرما جی
کو لانے کے لئے رات کی گاڑی سے روانہ کیا کہ جہاں کہیں بھی پنڈت جی
ہوں ان کو فوراً لانا چاہیئے۔ چنانچہ دوسرے دن ۲۷ دسمبر کو دوپہر دو بجے
کی گاڑی سے پنڈت گردھر شرما جی بھٹنڈہ میں تشریف لائے آگے آکر سناتن
دھرم سبھا کو قریب المرگ پایا جب پنڈت جی نے آریہ سماج کی طرف سے سوالوں
کو سنا تو حیران رہ گئے کہ ان کا کیا جواب دیا جاوے دراصل سوالات بھی اسی
قسم کے تھے کہ ان کا جواب دینا مشکل ہی تھا۔ سو پنڈت جی نے سناتن دھرمیوں کا
دل رکھنے کے لئے اپنے لکچروں میں ان سوالوں کے متعلق کچھ لیپا پوتی کرنے
کی کوشش کی پنڈت گردھر شرما جی نے ماس کے کھانے کو شاستروں میں
تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ

پنڈت گردھر شرما۔ رشیوں نے ماس کھانے کو اس طریقہ سے جائز قرار
دیا ہے کہ اگر کوئی شخص ماس کھانے کا بہت ہی عادی ہو تو اس کو
ماس چھڑانے کے لئے کہا جاوے کہ بجائے روزانہ ماس نہ کھایا کر بلکہ مہینہ
میں ایک بار فلانے دن پتروں کے نام سے کھا لیا کر اس سے وہ آہستہ
آہستہ چھوڑ دے گا۔

محقق۔ پنڈت جی کیوں آپ سناتن دہرم کھنڈن کی خاطر اپنی آتما کا گھات
کرتے ہیں کیا کبھی بھی پاپ کے کام کو چھڑانے کے لئے کبھی یہ حکم دیا جا سکتا ہے۔
کہ تم فلانے دن یہ پاپ کا کام کر لیا کرو اور اگر پھر چھڑانا ہی مقصد ہے تو نہ
کرنے والے کو ڈنڈ کا ودھان کیسے ہو سکتا ہے اگر سناتن دہرم مانس
کھانے کو پاپ خیال کرتا ہے تو اس کے چھڑانے کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا
کہ اسکو کسی خاص دن کھانے کی اجازت دے دی جاوے۔ بالفرض محال
اگر آپ کی یہ بات مان بھی لی جاوے کہ چھڑانے کے لئے ہے تو مانس نہ کھانے
والے کو شراپ کیوں لکھی ہے جیسا کہ منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۳۵ میں لکھا
ہے کہ شرادھ میں اور مدھوپرک میں جو شخص مانس نہیں کھاتا وہ اکیس جنم تک
حیوان کے جنم میں جاتا ہے۔ پنڈت جی یہ بھی چھڑانے کے لئے ہی ہوگا۔
پنڈت گردہاری شرما جی۔ بھائی آریہ سماج کے پاس ایک ہی نسخہ ہے کہ جو مانس
اور شراب چوری۔ زناکاری کو چھوڑ دے وہی آریہ سماج کا ممبر بن سکتا ہے۔
لیکن سناتن دہرم کے پاس انیک نسخے ہیں وہ جس ادھیکار کے لوگ ہوگا
اسی طرح سے ہی سناتن دہرم میں رہ سکتا ہے۔
محقق۔ واہ واہ کیا بڑھیا دلیل ہے پنڈت جی یہ تو بتائیں کہ دہرم کا
ایک ہی لکشن ہوتا ہے یا کہ ہر ایک ادھیکاری کے لئے جدا جدا دہرم کا لکشن
ہوگا اگر دہرم کا ایک ہی لکشن ہوتا ہے تو جو اس لکشن کے برخلاف چلیگا وہ ادہرمی
ہوگا اور اگر ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ دہرم کا لکشن ہوتا ہے تو دنیا میں
پاپ کوئی چیز نہ رہا۔ مثال کے طور پہ اگر مانس کا کھانا دہرم کے برخلاف ہے

تو جو بھی مانس کھائے گا وہ پاپی ہوگا۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ایک اَدھکاری کے لئے
تو مانس کھانا پاپ ہو اور دوسرے اَدھکاری کے لئے دھرم ہو جائے اور دونوں
سناتن دھرم میں داخل رہیں ایسا سناتن دھرم جو کہ چوں چوں کے مربے سے زیادہ
حیثیت نہیں رکھتا آپ کو ہی مبارک رہے۔

دوسرا پرشن بستیہ ذی کے متعلق تھا اس کے اوپر پنڈت گردہر شرما
جی نے کچھ بھی روشنی نہیں ڈالی۔ تیسرا پرشن تھا کہ سناتن دھرم کے خیال سے سکھ
جاٹ بڑھئی سنار۔ کائستھ کس ورن میں ہیں اس پر بھی پنڈت گردہر شرما جی خاموش
ہی رہے رہا چوتھا سوال اچھوتوں کے متعلق اس پر پنڈت جی نے ہندو سبھا
کے فیصلہ کو پڑھ کر سنا دیا کہ چمار دھانک وغیرہ اچھوت عیسائی اور مسلمانوں کی
نسبت بہتر ہیں) اب سناتن دھرمیوں کو چاہئیے کہ وہ چمار اور دھانکوں سے
مسلمانوں کی نسبت اگر اچھا نہیں تو ان جیسا سلوک ضرور کریں جو لوگ مسلمانوں
کے ہاتھ کا پانی پیتے ہیں وہ ان کے ہاتھ کا بھی پی لیا کریں۔ اور جو لوگ مسلمانوں کے
گھروں کا دودھ اور گھی استعمال کر لیتے ہیں وہ چمار اور دھانکوں کے گھر کا بھی
دودھ اور گھی استعمال کر لیا کریں چلو چھٹی ہوئی۔ پنڈت جی نے سناتن دھرم
کی ہار پر بہت کچھ پوچا پاچی کرنے کی کوشش کی لیکن سچائی کو کون دبا سکتا
ہے باوجود کوشش کرنے کے بھی پنڈت جی سناتن دھرم کی کو چھپا
نہیں سکے اور عقلمند آدمیوں نے صاف طور سے سمجھ لیا کہ پنڈت جی پوچا پاچی
کر رہے ہیں دراصل یہ باتیں سناتن دھرم کے دشمنوں کی ہماری پوتر کتابوں
میں ملائی ہوئی ہیں پنڈت جی خواہ مخواہ ان کو ثابت کرنے کی جھوٹی کوشش

کر رہے ہیں جو کہ بالکل فضول ہے۔

پنڈت راج نارائن جی نے جو دورانِ شنکا سمادھان میں آریہ سماج کے یجروید بھاشیہ پر اعتراض کئے تھے ان کا جواب اسوقت نہیں دیا گیا کیونکہ اسوقت کسی بھی سوال کا جواب دینا ہمارا کام نہ تھا اور پنڈت راج نارائن جی یہ چاہتے تھے کہ اگر آریہ سماج کا پنڈت ان سوالوں کے جواب میں لگ جاوے تو میرا پیچھا چھوٹ جاوے اور اصل سوال ویسے ہی رہجاویں اسی بات کو مدِ نظر رکھ کر آریہ سماج کے پنڈت نے ان سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ اب آپ لوگوں کی تسلی کے لئے ان باتوں کا جواب بھی تحریر کر دیا جاتا ہے۔

(۱) اندھے سانپوں کو گدا سے پکڑو یجروید ادھیائے ۲۵ منتر ۷

دراصل بات یہ ہے کہ اس جگہ پر حکمت کا مضمون چل رہا ہے آدمی کا معدہ خراب ہونے سے یا خاص آب و ہوا کی وجہ سے آدمی کے پیٹ میں کیڑے پڑ جاتے ہیں وہ تین قسم کے ہوتے ہیں ایک کو چمونے کہتے ہیں جو کہ بالکوں کے پڑ جاتے ہیں اور بالکوں کو بڑا تنگ کرتے ہیں اور گدا میں لپٹتے ہیں۔ دوسرے تقریباً ایک ایک انچ لمبے اور چوڑے قدرا موٹے ہوتے ہیں اور پاخانے کے ساتھ بہت سے سفید رنگ کے آیا کرتے ہیں ان کو کدو دانہ بھی کہتے ہیں۔ تیسرے بڑے لمبے لمبے ہوتے ہیں انکو معلپ کہتے ہیں چونکہ یہ تینوں قسم کے کیڑوں کے آنکھ نہیں ہوتیں اس لئے ان کو وید میں اندھے سانپوں کے نام سے لکھا ہے اور چونکہ یہ ہوتے بھی گدا میں ہی ہیں اسلئے حکیموں کے لئے وید کا حکم ہے کہ جب ایسے مریضوں کا علاج کرو تو "اندھے سانپوں کو گدا سے پکڑو" یعنی ان اندھے کیڑوں کو ان کی

گدا سے خارج کردو یہ بات ہے جو کہ ایک بڑی مفید اور نصیحت کی ہے جس پنڈت راج نارائن جی نے مضحکہ اڑانے کی کوشش کی تھی لیکن کبھی خاک ڈالے سے چھپتا ہے چاند۔

(۲) نیل گائے کو مارنا تو تمہارے ہی لکھا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ شاستروں کا سدھانت ہے کہ راجہ کا یہ دھرم ہے کہ جو پرجا کی ہانی کرنے والا آدمی یا پشو ہو تو اوسکو ڈنڈ دیوے اگر چاہے تو پرانوں سے بھی بجیت کروے یعنی مار دے۔ یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴۹ کو ہم ہوبہو لکھہ دیتے ہیں۔

ہے راج پرشو! تم لوگوں کو چاہیئے کہ جن بیل آدمی پشوؤں کے پرتیاؤ سے کھیتی آدی کام جن گئو آدمی سے دودہ گھی آدے اوتم پدارتھ ہوتے ہیں کہ جن کے دودہ آدی سے سب پرجا کی رکھشا ہوتی ہے ان کو کبھی مت مارو اور جو جن ان اپکارک پشوؤں کو ماریں ان کو راجا آدی نیائے ادھیش اتمیت ڈنڈ دیویں اور جو جنگل میں رہنے والے نیل گائے آدمی پرجا کی ہانی کریں وے مارنے یوگیہ ہیں۔ یہاں مارنے کے ارتھ ڈنڈ دینا بھی ہے اور جان سے ماردینا بھی ہے یعنی اگر سزا سے ہی مان جاوے تو بہتر ورنہ جان سے بھی ماردے۔

(۳) گرو کہے کہ ہے شش میں تمہاری گدا کو شدھ کرتا ہوں۔

اس منتر کو سارا پڑھ کر تو سنایا نہیں صرف ایک فقرہ پڑھ کر سنا دیا ہم ناظرین کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اس منتر کو پورا ہو بہو دیئے دیتے ہیں آپ خود ہی انصاف سے رائے قائم کریں۔

یجروید ادھیائے ۶ منتر ۴۰ کا بھاشیہ یہ ہے۔

پدارتھ "اے منشیہ میں انیک طرح کی نصیحتوں سے تیری جس سے بولتا ہے اس بانی کو شدھ یعنی دھرم کے مطابق کرتا ہوں۔ تیرے جس سے دیکھتا ہے اس نیتر کو شدھ کرتا ہوں تیری جس سے ناڑی آدی باندھے جاتے ہیں اس نابھی کو پوتر کرتا ہوں۔ تیرے جس سے پیشاب وغیرہ کئے جاتے ہیں اس لنگ کو پوتر کرتا ہوں تیرے جس سے ارکھشا کی جاتی ہے اس گدا اندری کو پوتر کرتا ہوں تیرے سارے ودھاروں کو پوتر شدھ یعنی دھرم کے مطابق کرتا ہوں۔" اس منتر میں لفظ انیک طرح کی نصیحتوں سے اور دھرم کے مطابق کرتا ہوں ہر ایک فقرے کے ساتھ لگتا ہے اس لئے اس کا یہ ارتھ ہوا کہ اے منشیہ میں انیک طرح کی نصیحتوں سے تیری گدا کو شدھ کرتا ہوں یعنی دھرم کے مطابق کرتا ہوں۔

مطلب۔ گورو اور گورو کی استری کو چاہئے کہ وید اور اپ وید تتھا ویدکے انگ اور اپانگوں کی شکشا سے دیہہ اندری انتہ کرن اور من کی شدھی شریر کی پشٹی تتھا پران کی شکتی دے کر سب کماروں اور کماریوں کو اچھے اچھے گنوں سے ودت کرا دیں۔

اب آپ نے بخوبی دیکھ لیا کہ کس طرح سے پنڈت راج نارائن جی نے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کی۔ منتروں کا جو سوامی دیانند جی نے سچا اور نصیحت آمیز ارتھ کیا ہے اوس کے اصلی مفہوم کو چھپا کر کسی اور ہی شکل میں لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی لیکن سچائی کو کوئی کب تک چھپا سکتا ہے آخر سچائی سچائی ہے

نتیجہ

اس سے پہلے کہ میں اس تحریر کو بند کروں آپ کو یہ بتلانا ضروری خیال کرتا ہوں

منوسمرتی راماین اور مہابھارت وغیرہ کتابوں میں جو مانس اور زناکاری وغیرہ کے
متعلق تحریریں ملتی ہیں اور رشی اور منیوں کے متعلق اخلاق سے گرے ہوئے واقعات
درج ہیں ان کے متعلق آریہ سماج کی کیا رائے ہے۔ آریہ سماج کا یہ سدھانت ہے کہ
کتابیں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک وہ جو کہ پرمیشور کی طرف سے دنیا کے آغاز میں انسانوں
کو راہ راست بتانے کے لئے ظاہر ہوتی ہیں وہ چار وید ہیں۔ رگ وید، یجروید
سام وید، اتھروید، چونکہ چاروں وید ایشور کا گیان یعنی علم الٰہی ہیں اور ایشور میں
بھول یا غلطی کا ہونا غیر ممکن ہے اسلئے چاروں وید بھی علم الٰہی ہونے کی وجہ سے غلطی
سے مبرا ہیں اور ان میں جو کچھ لکھا ہے وہ حرف بحرف ٹھیک ہے دوسری وہ کتابیں ہیں جو کہ
وید کے جاننے والے رشیوں منیوں کی بنائی ہوئی ہیں رشی منی چونکہ انسان تھے اور
انسانوں میں بھول یا غلطی کا ہونا ممکن ہے اس لئے ان کی بنائی ہوئی کتابیں غلطی سے
مبرا اور حرف بحرف ٹھیک نہیں تسلیم کی جا سکتیں۔ ان کے لئے وید ہی کسوٹی ہے جہاں تک
وہ کتابیں وید کے مطابق ہیں وہاں تک ٹھیک ہیں اور جہاں ان کتابوں میں کوئی
بات وید کے برخلاف ہے وہ قابلِ تسلیم نہیں ہے بس یہ آریہ سماج کا سدھانت ہے
جس کے مطابق آریہ سماج ہر ایک بات کی پڑتال کرتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ وید
میں مانس کے متعلق اور زناکاری کے متعلق کیا رائے ہے دیکھئے یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۱

उत्सक्थ्या अव गुदं धेहि समञ्जिं चारया वृषन् । यः स्त्रीणां जीव

भोजनः । यजुर्वेद अध्याय २३ मंत्र २१ ।

ترجمہ :- ہے طاقتور! جو استریوں کے بیچ پرانیوں کا مانس کھانے والا زناکار پرش
دیہ دیشوں کے بیچ متذکرہ بالا قسم کی استری موجود ہو اس پرش اور استری کو باندھ کر اوپر کو
پگ اور نیچے کو سر تاڑنا کر کے اپنی رعیت کے درمیان بہتر شکشہ کو قائم کرو اور اپنے

ظاہر الفاظ کو اچھی طرح سے چلاؤ۔ اب دیکھئے اس وید منتر میں پرماتما نے صاف طور سے راجہ کے لئے حکم دیا ہے کہ جو ماس کا کھانے والا اور زناکاری کرنے والا استری یا پرش ہو اوسکا سر نیچے کو اور پاؤں اوپر کو باندھ کر خوب تاڑنا کرو اس منتر سے یہ صاف ہے کہ ماس کھانے اور زنا کرنے کا حکم وید میں نہیں ہے۔ بلکہ اوس کا صاف طور سے کھنڈن کیا گیا ہے۔ اب اس کسوٹی پر تمام کتابوں کو پرکھ لیجئے موجودہ منوسمرتی بالمیکی رامائن اور مہابھارت وغیرہ کتابوں میں دونوں قسم کی باتیں پائی جاتی ہیں ماس کھانے کے لئے حکم اور کہیں دھرماتما پرشوں کے ماس کھانے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اور ماس کا کھانا بڑا پاپ ہے۔ اور وہ دھرماتما پرش نہیں کھاتے تھے۔ یہ بھی ملتا ہے بھلا یہ دو قسم کی باتیں ایک ہی کتاب کے اندر موجود ہوں تو دونوں کو کیسے صحیح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر پہلے منوسمرتی کو لے لیجئے دیکھئے اتنی جگہ پر ماس کی تحریر ملتی ہے:۔

(۱) ماس قدرتی طور سے ہون کرنے کی چیز ہے۔ منو ادھیائے ۳ شلوک ۲۵۷ تک

(۲) مچھلی وغیرہ کے ماس سے پتروں کی ترپتی ہوتی ہے منو ادھیائے ۳ شلوک ۲۶۸ سے ۲۷۱ تک

(۳) بڑی عمر کے چاہنے والا پشو یگیہ کئے بنا ماس نہ کھاوے منو۔ ادھیائے ۴ شلوک ۲۷

(۴) بنا یگیہ کے ماس کھانا منع ہے۔ منو ادھیائے ۵ شلوک ۷

(۵) کونسے جانور کھانے چاہئیں کونسے نہ کھانے چاہئیں۔ اس کی تشریح میں ۸ شلوک منو ادھیائے ۵ شلوک ۱۱ سے ۱۸ تک۔

(۶) براہمنوں کو یگیہ کے لئے پشو پکشی مارنے چاہئیں بشرطیکہ وہ کھانیکے قابل ہوں منو۔ ادھیائے ۵ شلوک ۲۲-۲۳

(۷) ماس کے کھانے کی ودھی اور نہ کھانے والے کو سزا منو ادھیائے ۵ شلوک ۲۷ سے ۴۴ تک

(۸) راجہ ماس کا چھٹا حصہ لیوے منو ادھیائے ۷ شلوک ۱۳۱

اور منوسمرتی میں اتنی جگہ پر مانس کا کھنڈن ہے۔

(۱) شراب اور مانس کا قطعی استعمال نہ کرے منو۔ ادھیائے ۲ شلوک ۱۷۷

(۲) جو دُکھ نہ دینے والے جانوروں کو مارتا ہے وہ کبھی سکھ نہیں پاتا منو۔ ادھیائے ۵ شلوک ۴۵

(۳) جو کسی پرانی کو دکھ نہیں دیتا وہ بہت سکھ پاتا ہے منو۔ ادھیائے ۵ شلوک ۴۶

(۴) جو کسی کی ہنسا نہیں کرتا وہ جو چاہتا ہے وہی ملتا ہے

(۵) جانوروں کے مارنے سے مانس ملتا ہے اور جانوروں کا مارنا پاپ ہے اسلئے مانس چھوڑ دینا چاہئیے

(۶) مانس کیسے پیدا ہوتا ہے اور جانوروں کے جوڑوں کے کاٹنے سے کیسی تکلیف ہوتی ہے اسبات کو آتما میں وچار کر سب مانسوں کو تیاگ دینا چاہیئے۔

(۷) جانوروں کے مارنے میں سمتی دینے والا کاٹنے والا انگوں کو علیحدہ علیحدہ کرنیوالا بیچنے والا خریدنے والا پکانے والا کھانیوالا یہ سب قصائی ہیں

منو۔ ادھیائے ۵ شلوک ۴۷ سے ۵۱ تک

اسی طرح سے ہی بالمیکی رامائن میں بھی دونوں طرح کے پرمان ملتے ہیں

رامائن میں اتنی جگہ پر مانس کا ذکر ملتا ہے۔

(۱) راجہ دشرتھ کے پترایشٹی یگیہ میں تین سو پشو اور گھوڑا مارا گیا اور براہمنوں نے ہون کیا۔ بالمیکی بال کانڈ سرگ ۱۴ شلوک ۳۰ سے ۳۸ تک

(۲) جنگل کو جاتے ہوئے سیتا نے گنگا ندی کو کہا کہ اگر میں ایودھیا کو واپس آگئی تو شراب کے سو گھڑوں سے اور مانس ملا کر پکائے چاولوں سے تیری پوجا کروں گی بالمیکی ایودھیا کانڈ سرگ ۵۲ شلوک ۸۹

(۳) رام اور لکشمن کو جب بھوک لگی تو انھوں نے چار مرگ مار کر ایک درخت کے نیچے آرام کیا بالمیکی ایودھیا کانڈ سرگ ۵۲

(۴) سیتا یمنا ندی کو کہتی ہے۔ ایودھیا میں آکر میں تیری ہزار گئوؤں سے اور سو گھڑے شراب سے پوجا کرونگی ایودھیا سرگ ۵۵ شلوک ۲۰

(۵) رام اور لکشمن بہت سے پوتر مرگوں کو مار کر کھاتے جنگل میں سیر کرتے تھے۔ بالمیکی ایودھیا کانڈ سرگ ۵۵ شلوک ۳۲

(۶) چترکوٹ پہاڑ پر کالے مرگ کو مار کر اس کی چربی سے گرہ پر ولیش سنسکار کیا۔ بالمیکی ایودھیا کانڈ سرگ ۵۶ شلوک ۲۲ سے ۲۹ تک۔

(۷) گوہک نے گیلا اور سوکھا مانس بھرت جی کی بھینٹ کیا۔ بالمیکی ایودھیا کانڈ سرگ ۴۸ شلوک ۷ – ۱۰ – ۱۷

(۸) بھرت جی نے بھاردواج منی کی کٹیا پر مانس کھایا۔ بالمیکی ایودھیا کانڈ سرگ ۹۱ شلوک ۲۱ – ۵۲ – ۷۰

(۹) چترکوٹ پر رام نے مانس کھا کر سیتا کو بھی دیا۔ بالمیکی ایودھیا کانڈ سرگ ۹۶ شلوک ۱ – ۲

(۱۰) اگست اور جنگل کے دیگر رشی شرادھ میں مانس کھاتے تھے۔ بالمیکی ارنیہ کانڈ سرگ ۱۱ اشلوک ۵۵ سے ۶۴

(۱۱) رامچندر جی نے پارسچ کو مار کر پھر مرگ مار کر مانس لیا۔ بالمیکی ارنیہ کانڈ سرگ ۴۴ شلوک ۲۷

(۱۲) سیتا نے راون کو کہا کہ ٹھہر جاؤ میرا پتی بہت سا مانس لائیگا۔ بالمیکی ارنیہ کانڈ سرگ ۴۷ شلوک ۲۳

(۱۳) رام نے جٹایو کے داہ کرم کیلئے مرگ مارے بالمیکی ارنیہ کانڈ سرگ ۶۸ شلوک ۳۲ – ۳۳

(۱۴) کبندھ نے رام کو کہا کہ پمپا ندی کے کنارے کے جنگل میں جاؤ وہاں تمہیں لیسے جانور کھانیکے لئے ملینگے جو گھی کے پیڑوں کے برابر ہی ہونگے۔ بالمیکی ارنیہ کانڈ سرگ ۷۳ شلوک ۱۴ – ۱۵ – ۱۶

اور بالمیکی رامائن میں جو مانس کے برخلاف پرمان ملتے ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) نارد جی نے بالمیکی رشی سے رام کی تعریف کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ رام چندر جی لوک کے رکھشک ہیں اس لئے انھوں نے جیو ہنسیا کی ہو یہ غلط ہے۔ بال کانڈ سرگ ۱ شلوک ۱۳

(۲) راجہ دشرتھ کیکئی سے کہتے ہیں کہ کیسا کھٹے اور کڑوے بن کے پھلوں کو کھا کر میرا پتر کیسے زندگی بسر کریگا۔ اگر مانس کا رواج اسوقت ہوتا تو دشرتھ اس بات کا فکر نہ کرتا ایودھیا کانڈ سرگ ۱۲ اشلوک ۹۷

(۳) رام چندر جی اپنی ماں کوشلیا سے پرتگیا کرتے ہیں کہ میں چودہ برس تک اجاڑ جنگل میں رہونگا شہد اور مول پھل سے زندگی بسر کرونگا اور منی لوگوں کی طرح کبھی مصیبت میں

بھی مانس کو نہیں کھاؤں گا۔ جب رام یہ پرتگیا کر کے ماں سے بن کو گئے ہیں تو ہرگز
بھی ممکن نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے اس پرتگیا کو بھنگ کر کے مانس کھایا ہو
ایودھیا کانڈ سرگ ۲۰ شلوک ۲۹-۳۱

(۴) رامچندر جی سیتا کو کہتے ہیں۔ کہ ہے سیتا وہاں بن میں جا کر درخت سے اپنے
آپ پک کر گرے ہوئے پھلوں سے گزارہ کرنا ہوگا۔ اس لیے جنگل
میں رہنا مشکل ہوگا۔ اب یہاں پر پھلوں کو بھی توڑ کر کھانا نہیں بتایا
بلکہ خود بخود گرے ہوئے پھلوں کو کھانا بتایا ہے۔ مانس کا تو ذکر
ہی کیا ہے۔ ایودھیا کانڈ سرگ ۲۸ شلوک ۱۲

(۵) رام کی پتا دشرتھ سے پرتگیا۔ میں بن میں پھل مول کھاتا ہوا پہاڑوں
ندیوں اور تالابوں کی سیر کرونگا۔ اس میں کہیں بھی مانس کھانے کا
ذکر نہیں ہے۔ ایودھیا کانڈ سرگ ۳۸ شلوک ۵۹

(۶) بھرت سے دشرتھ کے مرنے کا سماچار سنکر رامچندر جی مندا کنی ندی کے
کنارے گئے اور لکشمن سے گوندنی کے بیر منگوا کر اس کا پنڈ بنایا
اور اس طرح سے پرارتھنا کی۔ ہے مہاراج آپ اس کا بھوجن کریں جس کا
بھوجن ہم کرتے ہیں۔ کیونکہ جس بھوجن کا کرنے والا پرش ہوتا ہے
اسی بھوجن کے گرہن کرنے والے اس کے دیوتا ہوتے ہیں۔ ایودھیا
سرگ ۱۰۳ شلوک ۳۰

یہ ایک دوسری بات ہے کہ پنڈ دینے کا ذکر بھی رامائن میں ملا دی ہے۔ لیکن
اس سے یہ ضرور پتہ لگتا ہے کہ شری رامچندر جی مانس نہیں کھاتے تھے۔ اگر وہ
مانس کھاتے ہوتے تو وہ ضرور ہی مانس کا پنڈ دیتے اور ان کی زبانی بھی یہ بھی
ثابت ہوتا ہے کہ ہم بھی اس گوندنی کے بیروں کو کھانے والے ہیں آپ
اس کا ہی پنڈ سویکار کریں۔

(۷) شری رام چندر جی نہ مانس کھاتے ہیں اور نہ شراب پیتے ہیں وہ تو ویہ کار

کے بن کے مول پھل پھول، پتے اور ساگ وغیرہ کی مقرر خوراک کو کھاتے ہیں سندر کانڈ سرگ ۳۶ شلوک ۴۱

اسی طرح سے ہی مہابھارت میں بھی دونوں طرح کے شلوک ملتے ہیں اب ایسی حالت میں آدمی تذبذب میں پڑ جاتا ہے کہ ان میں سے کونسی بات کو ٹھیک تسلیم کرے آریہ سماج کا تو اس معاملہ میں بالکل صاف راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ مانس کا کھانا اور جانوروں کا مارنا وید کی تعلیم کے برخلاف ہے اس لئے ان کتابوں میں جتنے بھی شلوک مانس کے متعلق ملتے ہیں وہ سب کے سب وید کے برخلاف ہیں اس لئے غلط ہیں اور قابل تسلیم نہیں ہمارے رشی منی اور بزرگ جو کہ ویدوں کے ماہر تھے اور قدم بقدم ویدوں کی تعلیم کے مطابق چلنے والے تھے ان کی نسبت یہ خیال بھی کرنا پاپ ہے کہ انھوں نے وید کی تعلیم کے برخلاف مانس کھایا ہو یا جانوروں کو مار کر یگیہ کیا ہو۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس قسم کی سب باتیں جو کہ ہمارے رشی منی اور بزرگوں کے اوپر مانس اور ند ناکاری کا الزام لگانے والی ہیں یہ سب وام مارگی یا دوسرے سناتن ویدک دھرم کے دشمنوں کی ملائی ہوئی ہیں۔ لیکن سناتن دھرم والوں نے اپنی غلطی سے یہ سدھانت مان رکھا ہے کہ

संस्कृतंवाक्यं प्रमाणम्

جو کچھ بھی سنسکرت میں لکھا ہوا ہو وہ پرمان ہے اس لئے جب کبھی ان کے سامنے یہ سوالات آتے ہیں تو ان کے ہوش باختہ ہو جاتے ہیں اور اپنی اپنی عقل سے انڈ بنڈ سمادھان کرنے کی کوشش کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ جب جانور کا سر کاٹا جاتا ہے تو اوسکا سر اڑ کر سورج میں چلا جاتا ہے اور خون کی جگہ دودھ کی دھار نکلتی ہے اور سارے بدن کا کافور بن جاتا ہے کوئی کہتا ہے کہ پہلے رشی جانوروں کو مار کر ان کے مانس کو کھا کر پھر زندہ کر دیا کرتے

کتے۔ اور کوئی کہتا ہے کہ شاستر تمام دنیا کے لئے ہے اس لئے جو لوگ مانس
آہاری ہیں ان کے لئے اجازت ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مانس کے چھڑانے کے لئے
یہ لکھا گیا ہے اور پرانے ڈھنگ کے بہت سے پنڈت یوں کہتے ہیں کہ پرانے
زمانے میں سب جانوروں کی بلی یگیہ میں دی جاتی تھی۔ اب کلجگ میں منع ہے
وغیرہ وغیرہ۔ جو جس کے جی میں آتا ہے کہتا ہے لیکن سناتن دھرم کی اس وشئے
میں نشچت سمتی کوئی بھی نہیں ہے اس لئے ان کو اس وشئے میں ہمیشہ ناکامیابی
کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ کاش کہ سناتن دھرم والوں کو اب بھی عقل آجاوے
اور وہ اوٹ پٹانگ جوابات کی آڑ لینے کے بجائے اس بات کو صاف طور
سے تسلیم کر لیں کہ یہ سب شلوک ہمارے مقدس گرنتھوں میں ہمارے بزرگوں
کو بدنام کرنے کے لئے وام مارگی یا دیگر مخالفانِ ویدک دھرم نے اپنی مطلب
سدھی کے لئے ملا دیے ہوئے ہیں۔ ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں
کہ پرماتما سناتن دھرم والوں کی بدھی کو پریرنا کریں کہ وہ ستیہ اور
استیہ کا نرنے کر کے ستیہ کو گرہن کریں۔

—— اوم ——

شانتی شانتی شانتی